دیوانِ سالک

(تاریخی نام: مخاطبہ پیغمبری) ۱۳۵۷ھ

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی

پیش کش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

دِیوانِ سالک

(تاریخی نام: مَحَامِدِ پیغمبری)

۱۳۵۷ھ

حکیم الامت مولانا مُفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

پیش کش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
کتاب پڑھنے کی نیتیں	4	آج وہ تشریف لایا جس نے روتوں کو ہنسایا	29
المدینة العلمیة کا تعارف	7	خالقِ کُل اے ربِ عُلیٰ	31
پیش لفظ	5	نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے	35
مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه	10	بخدا خدا سے ہے وہ جدا	38
تو رب ہے میرا میں بندہ تیرا	13	تم ہی ہو چین اور قرار اس دلِ بے قرار میں	42
زمانہ نے زمانہ میں سخی ایسا کہیں دیکھا	14	ہے جس کی ساری گفتگو وَحیِ خدا یہ ہی تو ہیں	45
خوفِ گُنہ میں مجرم ہے آب آب کیسا	16	دِل اس ہی کو کہتے ہیں جو ہو ترا شیدائی	49
نورِ حق جلوہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا	17	وہ بندۂ خاص خدا کے ہیں اور انکی ساری خدائی ہے	51
خاکِ مدینہ ہوتی میں خاکسار ہوتا	18	بشر وہ ہے جس کو تری جستجو ہے	54
ہم گو ہیں بُرے قسمت ہے بھلی	20	جنہیں خلق کہتی ہے مصطفےٰ	56
جن کا لقب ہے مصطفےٰ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد	24	جوت سے ان کی جگ اُوجیالا	58
ماہِ رَبیعُ الاوّل آیا رب کی رحمت ساتھ میں لایا	26	اے صبا تیرا گزُر ہو جو مدینہ میں کبھی	60

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
صورت مت بھولنا پیا ہماری	63	اے بہارِ باغِ ایماں مرحبا صد مرحبا	102
ایسا کوئی محرم نہیں پہنچائے جو پیغامِ غم	66	جس نے دکھایا طیبہ وقبلہ تمہی تو ہو	104
بہتری جس پر کرے فخر وہ بہتر صدیق	69	نعیمِ دِین وملت ناصرِ شرعِ مبیں تم ہو	106
بہارِ باغِ ایماں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں	73	نہ مجھ کو خدا مال و زَر چاہیے	108
خلق پہ لطفِ خدا حضرتِ عثمان ہیں	77	گوشِ دِل سے مومنو سن لو ذرا	109
بیاں کس منہ سے ہو اس مجمع البحرین کا رتبہ	80	فاطمہ زَہرا کا جس دن عقد تھا	113
اس مبارک ماں پہ صدقہ کیوں نہ ہو سب اہل دیں	83	آئیں جب خاتونِ جنت اپنے گھر	115
صدقہ تم پر ہوں دل وجاں آمنہ	86	کہاں ہو یَارَسُوْلَ اللّٰہ کہاں ہو	118
ہے رتبہ اس لیے کونین میں عصمت کا عفت کا	89	اَلوَداع اے سبز گُنبد کے مکیں	120
سر وہ ہے جو کٹے اسلام کی خدمت کیلئے	92	متفرق	123
ہمارے آقا ہمارے مولیٰ امامِ اعظم ابوحنیفہ	95	غوثِ اَعظم دستگیرِ بے کساں	124
ہوگیا یاغوث میں برباد ہوتے آپ کے	98	نظم	126
ہیں میرے پیر لاثانی محی الدین جیلانی	100		

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ''** مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر طبرانی،٦/١٨٥، الحدیث٥٩٤٢، داراحیاء التراث العربی بیروت)

مَدَنی پھول: ۞ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

''محامدِ پیغمبری'' کے 12 حروف کی نسبت سے کتاب پڑھنے کی 12 نیتیں

ہر بار ۞ حمدو ۞ صلوٰۃ اور ۞ تعوُّذ و ۞ تَسمِیہ سے کتاب کا آغاز کروں گا(اسی صَفْحہ پراُوپر دی ہوئی عربی عبارت پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہوجائے گا) ۞ **اللّٰہ** اور ۞ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کیلئے ۞ حتَّی الوسع باوضو اور ۞ قبلہ رو اس کا مطالعہ کروں گا ۞ اس کا ثواب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری امت کو ایصال کروں گا ۞ اس حدیث پاک **تَہَادَوْا تَحَابُّوْا** ایک دوسرے کوتحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔(موطاامام مالک،٢/٤٠٧،حدیث:١٧٣١) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب دوسروں کو تحفۃً دوں گا ۞(اپنے ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا ۞ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔اِنْ شَآءَ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ (ناشرین کو کتابوں کی اَغلاط صرف زبانی بتادینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینة العلمیة

از شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنت اور اشاعت علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس '' المدینة العلمیة '' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

﴿1﴾ شعبۂ کتب اعلیٰ حضرت ﴿2﴾ شعبۂ درسی کتب ﴿3﴾ شعبۂ اصلاحی کتب ﴿4﴾ شعبۂ تراجم کتب ﴿5﴾ شعبۂ تفتیش کتب ﴿6﴾ شعبۂ تخریج[(1)]

---

(1)....اب ان شعبوں کی تعداد 15 ہو چکی ہے: ﴿7﴾ فیضانِ قرآن ﴿8﴾ فیضانِ حدیث ﴿9﴾ فیضانِ صحابہ و اہل بیت ﴿10﴾ فیضانِ صحابیات و صالحات ﴿11﴾ شعبہ امیر اہلسنّت ﴿12﴾ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ ﴿13﴾ فیضانِ اولیا و علما ﴿14﴾ بیاناتِ دعوتِ اسلامی ﴿15﴾ رسائلِ دعوتِ اسلامی ۔(مجلس المدینة العلمیة)

www.dawateislami.net

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمع رِسالت، مجدددین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیرطریقت، باعث خیر وبرکت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بشمول ''المدینۃ العلمیۃ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیر گنبد خضرا شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

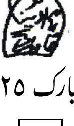

رمضان المبارک ١٤٢٥ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پیش لفظ

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خداداد علمی صلاحیتوں کے مالک اور زبردست عالم دین تھے، آپ علوم وفنون میں کامل دسترس کے ساتھ نعتیہ شاعری میں بھی کمال مہارت رکھتے تھے۔ عشق رسول کی چاشنی سے لبریز آپ کے نعتیہ کلام کا نام دیوانِ سالک ہے۔(اور تاریخی نام محامدِ پیغمبری ہے) اس نعتیہ دیوان کو دعوتِ اسلامی کا شعبۂ تصنیف وتالیف ''المدينة العلمية'' دورِ جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے، اس کی چند نمایاں خصوصیات یہ ہیں:

۞ کمپیوٹر کمپوزنگ کا دو نسخوں سے تقابل کیا گیا ہے ۞ ہر کلام کی ابتداء نئے صفحے سے اور ۞ کلام کے پہلے مصرعے کو ہیڈنگ کے طور پر لکھا گیا ہے ۞ جابجا الفاظ پر اعراب کا اہتمام کیا گیا ہے ۞ ابتداء میں تمام کلام کی فہرست شامل کی گئی ہے اور ۞ حواشی کا اہتمام بھی کیا گیا ہے کیونکہ بعض اشعار میں کتابت کی غلطی کی وجہ سے سقم (نقص) محسوس ہوا لہٰذا فن

www.dawateislami.net

عروض کے اعتبار سے تفتیش کی گئی تو یہ بات سامنے آئی کہ کہیں مصرعے میں الفاظ کی زیادتی، کہیں کمی اور کہیں الفاظ میں اور کہیں ان کی ترتیب میں غلطی ہے لہٰذا جو تصحیح ممکن تھی وہ کرکے حاشیہ میں اس کی وضاحت کی گئی ہے (یہ وہ کام ہے جو اس سے پہلے کسی بھی نسخے میں کیا جانا منظرِ عام پر نہیں آیا واللّٰہ تعالٰی اعلم)، ایسے مقامات کی تعداد کم و بیش 35 ہے بعض حواشی ملاحظہ فرمائیے!

مثلاً جہاں الفاظ کی زیادتی تھی وہاں حاشیہ میں یوں وضاحت کی گئی ہے:

﴿1﴾ دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: " ہم گو ہیں برے قسمت ہے بھلی جب پشت و پناہ ان کا سا پایا" فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔ صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: " ہم گو ہیں برے قسمت ہے بھلی جب پشت پناہ ان سا پایا" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

﴿2﴾ دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: " دنیا سے بچالو سالک کو کام اپنی رضا کے اس سے لے لو"، فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔ صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: " دنیا سے بچالو سالک کو کام اپنی رضا کے اس سے لو" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ۔ جہاں الفاظ کی کمی تھی وہاں حاشیہ میں یوں وضاحت کی گئی ہے: ﴿1﴾ دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرعہ یوں ہے: " کرو لطف مجھ پہ خسروا کہ چھڑا دو غیر کا آسرا " فن عروض

www.dawateislami.net

کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔ صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: "کرو لطف مجھ پہ یہ خسروا کہ چھڑا دو غیر کا آسرا" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ ﴿2﴾ دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: "نمایاں آپ کی ہر ادا سے شانِ فاروقی" فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: "نمایاں آپ کی ہر اک ادا سے شانِ فاروقی" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ۔ **جہاں الفاظ میں یا ان کی ترتیب میں غلطی تھی وہاں حاشیہ میں یوں وضاحت کی گئی ہے:** ﴿1﴾ دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: "دے آرام مجھ گندے بشر کو" فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: "دیا آرام مجھ گندے بشر کو" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ ﴿2﴾ دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: "اے باغِ بہارِ ایماں مرحبا صد مرحبا" فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: "اے بہارِ باغِ ایماں مرحبا صد مرحبا" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ۔ **اللہ پاک دعوتِ اسلامی اور "المدینۃ العلمیۃ" سمیت اس کے تمام شعبوں کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔**

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ

حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادت باسعادت بروز جمعرات ۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۴ھ/ یکم مارچ ۱۸۹۴ء محلّہ کھیڑہ بستی اوجھیانی (ضلع بدایوں، یو۔ پی، ہند) میں صبح صادق کے وقت ہوئی۔ والد محترم مولانا محمد یار خان بدایونی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک دین دار، تقویٰ شعار اور شب زندہ دار بزرگ تھے۔ داداجان مولانا منور خان رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ایک دیندار شخصیت تھے، آپ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلام کی اولاد میں سے ہیں اور پٹھان قبیلے یوسف زئی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم کا آغاز والد گرامی کی سرپرستی میں ہوا، پانچ سال کی عمر میں ناظرہ مکمل کیا، گیارہ سال کی عمر تک دینیات، فارسی اور درسِ نظامی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی، پھر مدرسہ شمس العلوم بدایوں میں تین سال حضرت علامہ عبدالقدیر بخش بدایونی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے سایۂ عاطفت میں رہے، تین یا چار سال مینڈوا (ضلع علی گڑھ، یو۔ پی، ہند) میں، اس کے بعد جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں مولانا عاشق علی، مولانا مشتاق احمد میرٹھی اور صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی صحبت فیض اثر میں رہ کر خوب اِکتساب فیض کیا، آپ نے اپنے اَساتذہ سے چوبیس

علوم میں مہارت حاصل کی، اُنیس سال کی عمر میں اَسناد اور دستارِ فضیلت سے مشرف ہوئے۔ تدریس کا آغاز آپ نے جامعہ نعیمیہ سے فرمایا، جہاں ایک سال تدریس فرمائی اور ساتھ میں خدمت اِفتا بھی سرانجام دیتے رہے، پھر دارالعلوم مِسکِینِیَہ (دھوراجی، گجرات، ہند) میں نو سال، دوبارہ جامعہ نعیمیہ میں ایک سال، دارالعلوم اَشرفیہ کچھوچھہ شریف میں تین سال، کچھ عرصہ دارالعلوم جلال الدین شاہ بھکھی شریف (تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین پاکستان)، بارہ یا تیرہ سال دارالعلوم خدام الصوفیہ (گجرات، پاکستان) اور دس سال انجمن خدام الرسول میں تدریس فرمائی اور وصال مبارک سے چھ سال قبل جامعہ غوثیہ نعیمیہ میں تدریس کے ساتھ تصنیف اور اِفتاء کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ اپنے محسن اور اُستاذِ محترم صدرالافاضل کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور آپ کے بارے میں فرمایا کرتے: میرے پاس جو کچھ ہے سب حضرت صدرالافاضل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عطا کردہ ہے، اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بھی بڑی محبت اور عقیدت تھی، پہلی ملاقات میں صدرالافاضل نے امام اہلسنت کا مبارک رسالہ "العطایا القدیر فی حکم التصویر" مطالعہ کے لیے عنایت فرمایا جسے پڑھ کر آپ امام اہلسنت کی جلالت علمی دیکھ کر حیران رہ گئے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عقیدت دل میں گھر کر گئی۔ پھر آپ

نے بریلی شریف جا کر بارگاہِ عالی میں باریابی کا شرف بھی پایا۔

حکیم الامت ایک ہمہ جہت شخصیت تھے، آپ محدث، محقق، مفسر، مفتی، مدرس، مصنف، مناظر، مقرر، مفکر اور نعت گو شاعر تھے، آپ کی ذات حسن اَخلاق، سادگی، عاجزی، حلم، تقویٰ و پرہیز گاری، پابندئ وقت، جرأت اور شجاعت جیسی گوناں گوں صفات سے متصف تھی۔ آپ نے اپنی زندگی پابندی شریعت اور اتباعِ سنت میں گزاری، آپ کے شب و روز دین کی خدمت اور اسلامی تعلیمات کی اشاعت سے عبارت ہیں، حکمت اور دانائی سے آپ نے اصلاحِ اُمت کے کام کو آگے بڑھایا، جید علمائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے متفقہ طور پر آپ کو حکیم الامت کا لقب عطا فرمایا۔ آپ کی تصانیف میں سے چند یہ ہیں: تفسیر نعیمی، تفسیر نور العرفان، علم القرآن، مرآۃ المناجیح، نعیم الباری، جاء الحق، اسلامی زندگی، شانِ حبیب الرحمٰن، فتاویٰ نعیمیہ، سلطنت مصطفٰے اور اَسرار الاحکام۔ ۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ/۲۴ اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز اتوار آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ کا مزار پراَنوار گجرات پاکستان میں ہے۔ اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم.

(ماخوذ از: حیاتِ حکیم الامت، حالاتِ زندگی حکیم الامت، فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی)

تو رب ہے مرا میں بندہ ترا

تو رب ہے مرا میں بندہ ترا سُبحٰنَ اللّٰہ سُبحٰنَ اللّٰہ
اے خالق و مالک ربِ عُلی سُبحٰنَ اللّٰہ سُبحٰنَ اللّٰہ

ہم منگتے ہیں تو مُعطی ہے ہم بندے ہیں تو مولیٰ ہے
محتاج ترا ہر شاہ و گدا سُبحٰنَ اللّٰہ سُبحٰنَ اللّٰہ

ہم جرم کریں تو عفو کرے ہم قہر کریں تو مہر کرے
گھیرے ہے جہاں کو فضل ترا سُبحٰنَ اللّٰہ سُبحٰنَ اللّٰہ

تو والی ہے ہر بیکس کا تو حامی ہے ہر بے بس کا
ہر اِک کے لیے دَر تیرا کھلا سُبحٰنَ اللّٰہ سُبحٰنَ اللّٰہ

رازِق ہے مور و مگس کا تو غفار ہے نیک و بد کا تو
ہے سب پر تیری جود و عطا سُبحٰنَ اللّٰہ سُبحٰنَ اللّٰہ

ہم عیبی ہیں ستار ہے تو ہم مجرم ہیں غفار ہے تو
بدکاروں پر بھی ایسی عطا سُبحٰنَ اللّٰہ سُبحٰنَ اللّٰہ

ترے عشق میں روئے مرغِ سحر ترا نام ہے مرہمِ زخمِ جگر
ترے نام پہ میری جان فدا سُبحٰنَ اللّٰہ سُبحٰنَ اللّٰہ

یہ سالکِ مجرم آیا ہے اور خالی جھولی لایا ہے
دے صدقہ رحمتِ عالم کا سُبحٰنَ اللّٰہ سُبحٰنَ اللّٰہ

زمانہ نے زمانہ میں سخی ایسا کہیں دیکھا

زمانہ نے زمانہ میں سخی ایسا کہیں دیکھا
لبوں پر جس کے سائل نے نہیں آتے نہیں دیکھا

مصیبت میں جو کام آئے گنہگاروں کو بخشائے
وہ اِک فخرِ رُسل محبوبِ رَبّ الْعَالَمِیْں دیکھا

بنایا[1] جس نے بگڑوں کو سنبھالا جس نے گرتوں کو
وہ ہی حَلَّالِ مشکل رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْں دیکھا

وہ ہادی جس نے دنیا کو خدا والا بنا ڈالا
دِلوں[2] کو جس نے چمکایا عرب کا مہ جبیں دیکھا

بسے جو فرش پر اور عرش تک اس کی حکومت ہو
وہ سلطانِ جہاں طیبہ کا اِک ناقہ نشیں دیکھا

---

[1]: اسلام سے پہلے مُلکِ عرب اَخلاقی اور تمدنی حیثیت سے تمام دنیا سے زیادہ بگڑا ہوا تھا۔ وہاں کے باشندے انسانیت کھو چکے تھے، آقائے دوجہاں (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے صرف ۲۳ سال میں تمام ملک کی حالت پلٹ دی چوروں کو رہبر، بت پرستوں کو خدا پرست اور حیوانوں کو خدا گر بنا دیا۔

[2]: آسمان کا سورج صرف سامنے والی چیز کو چمکاتا ہے، مگر مدینہ کے سورج نے ہر طرف اور ہر زمانہ کے لوگوں کو ہر طرح چمکایا۔

www.dawateislami.net

وہ آقا[۱] جو کہ خود کھائے کھجوریں اور غلاموں کو
کھلائے نعمتیں دنیا کی کب ایسا کہیں دیکھا

بھلا[۲] عالم سی شے مخفی رہے اس چشمِ حق بیں سے
کہ جس نے خالقِ عالم کو بے شک بالیقیں دیکھا

مسلمانی کا دعویٰ اور پھر توہین سرور کی
زمانہ نے[۳] زمانہ بھر میں کب ایسا لعیں دیکھا

ہو لب پر اُمتی جس کے کہیں جب اَنبیا نفسی
دو عالم نے اُسے سالکؔ شَفِیعُ الْمُذْنِبِیْں دیکھا

---

۱ : حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی سخاوت کا یہ عالم کہ ایک صحابی کے کھیت میں لمبی ککڑی پیدا ہوئی وہ سرکار کی خدمت میں لائے انعام میں ایک لپ بھر سونا عطا ہوا مگر اپنی زندگی پاک کا یہ حال کہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں دو دو ماہ تک آگ نہ جلتی تھی صرف پانی اور کھجوروں پر گزر تھی۔

۲ : غیبوں کی غیب ذاتِ الٰہی ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام تمنائے دیدار فرماویں تو فرمایا جاوے: لَنْ تَرَانِیْ جب حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے رب ہی کو دیکھا تو عالم کیا مخفی رہے۔

۳ : دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: "زمانہ..... زمانہ بھر میں کب ایسا لعیں دیکھا" فن عروض کے اعتبار سے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: "زمانہ نے زمانہ بھر

www.dawateislami.net

خوفِ گنہ میں مجرم ہے آب آب کیسا

خوفِ گنہ میں مجرم ہے آب آب کیسا
جب رب ہے مصطفٰے کا پھر اِضطراب کیسا

مجرم ہوں رُوسیہ ہوں اور لائقِ سزا ہوں
لیکن حبیب کا ہوں مجھ پر عتاب کیسا

سورج میں نور تیرا جلوہ ترا قمر میں
ظاہر تو اس قدر ہے اس پر حجاب کیسا

دامانِ مصطفٰے ہے مجرم مچل رہے ہیں
دارُالاماں میں پہنچے خوفِ عذاب کیسا

مرقد[1] کی پہلی شب ہے دولہا کی دِید کی شب
اس شب پہ عید قرباں اس کا جواب کیسا

پڑھتا تھا جس کا کلمہ پایا انہیں نکیرو
ہو لینے دو تصدق اس دم حساب کیسا

سالکؔ کو بخش یارب گو لائقِ سزا ہے
وہ کس حساب میں ہے اس کا حساب کیسا

میں کب ایسا لعیں دیکھا " لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔المدینۃ العلمیۃ

[1]: مشہور ہے کہ قبر کی پہلی رات بھاری ہے مگر اس میں عرض ہے کہ وہ تو دولہا یعنی

www.dawateislami.net

نورِ حق جلوہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا

نورِ حق جلوہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا
شکلِ انساں میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

بارہا جس نے کہا تھا اَنَا بَشَر اس نے
مَن رَّاٰنِیْ بھی کہا تھا مجھے معلوم نہ تھا

بکریاں جس نے چرائی تھیں حلیمہ تیری
عرش پر وہ ہی گیا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جس نے اُمت کے لیے رو کے گزاریں راتیں
وہ ہی محبوبِ خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

چاند اِشارے سے پھٹا حکم سے سورج لوٹا
مظہرِ ذاتِ خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

دیکھا جب قبر میں اس پردہ نشیں کو تو کھلا
دِلِ سالک میں رہا تھا مجھے معلوم نہ تھا

محمدرسول اللّٰه (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دیدار کی پہلی رات ہے، وہ تو گویا شب عروسی ہے کہ نکیرین ذاتِ پاک کا دیدار کرا کر پوچھتے ہیں: ''مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُل'' اللّٰہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے۔ اٰمِین

خاکِ مدینہ ہوتی میں خاکسار ہوتا

خاکِ مدینہ ہوتی میں خاکسار ہوتا
ہوتی رہِ مدینہ میرا غبار ہوتا

آقا اگر کرم سے طیبہ مجھے بُلاتے
روضہ پہ صدقہ ہوتا ان پر نثار ہوتا

وہ بیکسوں کے آقا بے کس کو گر بُلاتے
کیوں سب کی ٹھوکروں پر پڑ کر وہ خوار ہوتا

طیبہ میں گر میسر دو گز زمین ہوتی
ان کے قریب بستا دِل کو قرار ہوتا

مر مٹ کے خوب لگتی مِٹی مری ٹھکانے
گر ان کی رہ گزر پر میرا مزار ہوتا

www.dawateislami.net

یہ آرزو ہے دل کی ہوتا وہ سبز گنبد
اور میں غبار بن کر اس پر نثار ہوتا

بے چین دل کو اب تک سمجھا بجھا کے رکھا
مگر اب تو اس سے آقا نہیں انتظار ہوتا

سالک ہوئے ہم ان کے وہ بھی ہوئے ہمارے
دلِ[1] مضطرب کو لیکن نہیں اعتبار ہوتا

اُخروی سعادت مندی

حضرت سیدنا امام بیضاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص اللّٰہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری کرتا ہے دنیا میں اس کی تعریفیں ہوتی ہیں اور آخرت میں سعادت مندی سے سرفراز ہوگا۔ (تفسیر بیضاوی، ۴/ ۳۸۸)

[1]: یعنی ابھی دل کو اعتبار نہیں کہ ہم ان کے ہو بھی گئے ہیں یا نہیں کیونکہ خاتمہ کی خبر نہیں۔

www.dawateislami.net

ہم گو ہیں برے قسمت ہے بھلی

ہم گو ہیں برے قسمت ہے بھلی جب پشت پناہ ان سا[1] پایا
وہ جس کو ملے دن اس کے پھرے پایا جو انہیں تو خدا پایا

معراج کی شب ہمراہ ہیں سب سدرہ آیا کوئی نہ رہا
سدرے سے بڑھے جبریل رہے تنہا ہیں جو عرشِ خدا پایا

جبریل[2] کی آنکھوں سے پوچھوائے چشمِ حقیقت بیں کہہ تو
انہیں فرش پہ تو نے کیا دیکھا سدرے سے بڑھے تو کیا پایا

---

[1]: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے:" ہم گو ہیں برے قسمت ہے بھلی جب پشت و پناہ ان کا سا پایا" فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔ صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے:" ہم گو ہیں برے قسمت ہے بھلی جب پشت پناہ ان سا پایا" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔المدینۃ العلمیۃ

[2]: معراج میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مثال سورج کی سی تھی کہ جس قدر چڑھتا ہے نور بڑھتا ہے، اسی لیے معراج کی رات دنیا والوں کی نگاہ میں طاقت دیدار نہ تھی ملائکہ بھی کچھ دُور تک ہی ساتھ رہ سکے، بڑے فرشتہ حضرت جبریل (عَلَیۡہِ السَّلَام) بھی آخرکار تابشِ اَنوار کی تاب نہ لا سکے، سدرہ پر ٹھہر گئے۔

www.dawateislami.net

وہ جس کو ملے، ایمان ملا، ایمان تو کیا رحمٰن ملا
قرآن بھی جب ہی ہاتھ آیا جب دل نے وہ نورِ ہُدیٰ پایا

بے مثلِ حق کے مظہر ہو پھر مثل تمہارا کیوں کر ہو
نہیں کوئی تمہارا ہم پلہ نہ تیرا کوئی ہم پایہ پایا

نہیں جلوہ میں ان کے یکرا ہی[1] کوئی آقا کہے کوئی بھائی
مومن سمجھا بندہ پرور اَندھوں نے محض بندہ پایا

ارشاد ہوا سورج لوٹا[2] پایا جو اشارہ چاند چرا
بادل رِم جھم رِم جھم برسا جب حکمِ حبیبِ خدا پایا

---

[1]: مثل ہے:'' لیلی را بچشم مجنوں باید دید مگر مصطفے را بچشم صدیق باید دید''ابوجہل نے جہالت کی آنکھ سے دیکھ کر کہا: **مَعَاذَ الله** ''آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) حسین نہیں''صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ) نے ایمانی نگاہ سے دیکھ کر فرمایا: جمالِ مصطفےٰ کے سامنے آفتاب کی کوئی حقیقت نہیں یہی آج حال ہے مومن کہتا ہے کہ ہم اپنے کو سگِ بارگاہ کہیں تو بھی بے اَدَبی ہے وہابی کہتا ہے وہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تو ہمارے بھائی ہیں۔

[2]: خیبر میں حضرت علی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ) نے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نیند پر

www.dawateislami.net

تم ہی تو ہو وحدت کے مظہر[۱] تم ہی تو ہو کثرت کے مصدر
ہے قبلۂ حاجات آپ کا دَر کعبہ نے تمھیں کعبہ پایا

ستّار مرے قربان ترے دنیا میں تو میرے عیب ڈَھکے
محشر میں بھی عزت رکھ لینا تم سا نہ کوئی اپنا پایا

صرف[۲] ایک پیالہ پانی ہے اور پینے والے چودہ سو
اس وقت ان کی ہر انگلی سے پانی کا رَواں چشمہ پایا

نماز قربان کردی تو حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ڈوبا ہوا سورج ان کے لیے واپس فرمایا ایک بار قحط سالی پڑی تو ممبر پر دعا فرمائی خطبہ ختم نہ ہوا تھا کہ پانی برسنا شروع ہوا پھر جس طرف اشارہ کیا ادھر ہی بادل برسا۔

۱ : حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اَنَا نُوۡرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَکُلُّ خَلۡقٍ مِّنۡ نُّوۡرِیۡ، حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تو ذاتِ باری سے بلا واسطہ مستفیض اور تمام خلق حضور سے فیض یاب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم.

۲ : ایک جنگ میں چودہ سو مسلمان پیاسے تھے پانی دُور دُور نہ تھا پیالہ بھر پانی لشکر میں سے جمع کرا کر اس میں ہاتھ رکھا، انگلیوں سے پانی جاری ہوا تمام سیر ہوئے۔

www.dawateislami.net

جابر[۱] کے گھر تھوڑے جَو پر مہمان کیا سارا لشکر
سب سیر ہوئے لیکن کھانا جو پہلے تھا ویسا پایا

اب تک تو کھلائے لقمۂ تر اَب چھوڑ کے دَر ہم جائیں کدھر
پرسش ہے جہاں ناکاروں کی وہ آپ کا دروازہ پایا

دنیا سے بچالو سالکؔ کو کام اپنی رضا کے اس سے[۲] لو
اک یہ ہی تمنا باقی ہے اب تک تو جو کچھ مانگا پایا

---

۱ : غزوۂ خندق میں حضرت جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) نے ساڑھے چار سیر جو کی روٹی اور بکری کے بچہ کا گوشت پکایا تمام لشکر نے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی برکت سے کھانا کھایا مگر کھانا اسی طرح باقی رہا۔

۲ : دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے:" دنیا سے بچالو سالک کو کام اپنی رضا کے اس سے لے لو"، فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔ صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے:" دنیا سے بچالو سالک کو کام اپنی رضا کے اس سے لو" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینة العلمیة

www.dawateislami.net

جن کا لقب ہے مصطفےٰ صَلِّ علٰی مُحَمَّدٍ

جن کا لقب ہے مصطفےٰ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
ان سے ہمیں خدا مِلا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

رُوحُ الامیں تو تھک گئے اور وہ عرش تک گئے
عرشِ بریں پکار اُٹھا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

خلدِ بریں میں[1] ہر جگہ نامِ شہِ اَنام ہے
خلد ہے مِلک آپ کا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

دُھوم ہے ان کی چار سو ذِکر ہے اُن کا کوبکو
مظہرِ ذاتِ کبریا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو ہو مریضِ لادوا یا کسی غم میں مبتلا
صبح و مسا پڑھے سدا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

---

[1] : دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: " خلد بریں ہر جگہ نام شہ اَنام ہے "، فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔ صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے:" خلد بریں میں ہر جگہ نام شہِ انام ہے " لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔المدینة العلمیة

مشکلیں ان کی حل ہوئیں قسمتیں ان کی کھل گئیں
وِرد جنھوں نے کرلیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
شدتِ جاں کُنی ہو جب نزع کی جب ہو کشمکش
وردِ زباں ہو یاخدا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
قبر میں جب فرشتے[۱] آئیں شکل خدا نما دکھائیں
پڑھتا اُٹھوں میں یاخدا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
لاج گناہ گار کی آپ کے ہاتھ میں ہے نبی
بد ہے مگر ہے آپ کا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
حشر میں سالکِ حزیں تھام کے دامنِ نبی
عرض کرے یہ برملا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

۱: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تو ہر جگہ جلوہ گر ہیں حجاب ہماری آنکھوں پر ہے، نکیرین اسی حجاب کو اُٹھا دیتے ہیں اور جلوہ دکھا کر پوچھتے ہیں کہ ان کو پہچانو اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہر جگہ نہیں تو اَلتَّحِیَّات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ میں خطاب کیوں ہے۔
شیخ عبدالحق (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) نے ''اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات'' میں لکھا ہے کہ نمازی اَلتَّحِیَّات میں سمجھے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قلب میں جلوہ گر ہیں ایک ہی وقت میں چند جگہ آدمی دفن ہوتے ہیں اور سوال کے لیے سب کو زیارتِ جمال مصطفٰے کرائی جاتی ہے، معلوم ہوا کہ ہر جگہ جلوہ گری ہے۔

www.dawateislami.net

ماہِ رَبیعُ الاوّل آیا

ماہِ رَبیعُ الاوّل آیا
رب کی رحمت ساتھ میں لایا

وقت مبارک رات سہانی
صبح کا تڑکا ہے نورانی

پیر کا دن تاریخ ہے بارہ
فرش پہ چمکا عرشی تارہ

آج کی رات برات رَچی ہے
آمنہ کے گھر دُھوم مچی ہے

گھر میں حوریں دَر پہ مَلک ہیں
جن کی قطاریں تابہ فلک ہیں

ٹھنڈی ہوا کا جھونکا آیا
شور مچا اِک صَلِّ عَلٰی کا

لو وہ اُٹّھی گردِ سواری
پیدا ہوئے محبوبِ باری

www.dawateislami.net

باغِ خلیل کا وہ گُلِ زیبا
کشتِ صَفی کا نخلِ تمنا
رحمتِ عالم نورِ مجسم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم
تم بھی اُٹھو اب وقتِ اَدَب ہے
ذِکرِ وِلادتِ شاہِ عرب ہے
تخت ہے اُن کا تاج ہے اُن کا
دونوں جہاں میں راج ہے ان کا
جنّ و مَلک ہیں ان کے سپاہی
رب کی خدائی میں ان کی شاہی
اونچے اونچے یہاں جھکتے ہیں
سارے انہی کا منہ تکتے ہیں
شاہ و گدا ہیں ان کے سلامی
فخر ہے سب کو ان کی غلامی
کعبہ کی زِینت انہی کے دَم سے
طیبہ کی رونق ان کے قدم سے

www.dawateislami.net

کعبہ ہی کیا ہے سارے جہاں میں
دُھوم ہے ان کی کون و مکاں میں
آمنہ بی کو لعل مبارک
دائی حلیمہ کو بال مبارک
تم کو خَلِیۡلُ اللّٰہ مبارک
تم کو ذَبِیۡحُ اللّٰہ مبارک
دان کرو کچھ جشن ہے بھاری
دَر پہ کھڑے ہیں سارے بھکاری
دَر پہ ہیں حاضر اپنے پرائے
آپ کے دَم سے آس لگائے
ہم تو پرانے کمین ہیں دَر کے
نام لکھے[۱] ہیں پدر مادَر کے
چشمِ کرم لِلّٰہ اِدھر ہو
سالکِؔ خستہ پر بھی نظر ہو

[۱]: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:''نام رکھے ہیں پدر مادر کے'' یہاں رکھے ہیں کی جگہ لکھے ہیں آنا چاہیے تاکہ معنی درست ہوجائیں لہٰذا اسے کتابت کی غلطی پر محمول کرتے ہوئے ہم نے یہاں رکھے ہیں کی جگہ لکھے ہیں لکھا ہے۔المدینۃ العلمیۃ

www.dawateislami.net

سلام

یَا نَبِیُ سَلَامٌ عَلَیُکَ یَا رَسُوُلُ سَلَامٌ عَلَیُکَ

یَا حَبِیُب سَلَامٌ عَلَیُکَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیُکَ

آج وہ تشریف لایا جس نے روتوں کو ہنسایا
جس نے جلتوں کو بجھایا جس نے بگڑوں کو بنایا

عرشِ اعظم کا ستارا فرش والوں کا سہارا
آمنہ[1] بی کا دُلارا حق تعالیٰ کا وہ پیارا

دو جہاں کا راج والا تخت والا تاج والا
بے کسوں کی لاج والا ساری دنیا کا اُجالا

---

[1]: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:" آمنہ بی کا دولارا حق تعالیٰ کا پیارا"، فنِ عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے:" آمنہ بی کا دُلارا حق تعالیٰ کا وہ پیارا " لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔المدینۃ العلمیۃ

www.dawateislami.net

تم بہارِ باغِ عالم تم نویدِ اِبنِ مریم
تم پہ[1] قرباں سارا عالم آدم و اَولادِ آدم

تم بناءِ دوسَرا ہو کعبہ والے کی دُعا ہو
تم ہی سب کے مُدَّعٰی ہو جاں نہ کیوں تم پر فدا ہو

آپ ہیں وَحدت کے مظہر آپ ہیں کثرت کے مصدر
آپ اول آپ آخر قبلۂ دل آپ کا در

آپ کے ہو کر جئیں ہم نامِ نامی پہ مریں ہم
جب قیامت میں اٹھیں ہم عرض اس طرح کریں ہم

عرض ہے سالک کی آقا جاں کُنی کا ہو یہ نقشہ
سامنے ہو پاک روضہ اور لبوں پر ہو یہ کلمہ

---

[1]: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرعہ یوں ہے: "تم پہ قرباں سارا عالم آدم واولادِ عالم" یہاں اولادِ عالم کی جگہ اولادِ آدم آنا چاہیے ورنہ معنوی نقص پیدا ہو جائے گا لہٰذا اسے کتابت کی غلطی پر محمول کرتے ہوئے ہم نے یہاں اولادِ عالم کی جگہ اولادِ آدم لکھا ہے۔المدینۃ العلمیۃ

www.dawateislami.net

خالقِ کل اے رب عُلیٰ

خالقِ کُل اے ربِ عُلیٰ
شکر ترا کیوں کر ہو اَدا
ہم کو وہ محبوب دیا
رتبہ جس کا سب سے سوا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

کیوں خاموش ہو اہلِ صفا
ہے یہ وقت مسرت کا
یعنی آج ہوئے پیدا
شاہِ ہدیٰ محبوبِ خدا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

قاسمِ نعمت آپہنچے
مالکِ جنت آپہنچے
والیِ اُمت آپہنچے
رب کی رحمت آپہنچے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

جن[1] کی خلیل دعا مانگیں
جن کی مسیح بشارت دیں
جن کی گواہی پتھر دیں
جن سے سب دُکھ دَرد کہیں
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

---

[1]: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبہ بنا کر دُعا کی کہ الٰہی! اس شہر میں ایک نبی پیدا فرما۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے ہیں کہ میں بشارتِ عیسیٰ اور دعائے خلیل ہوں۔ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام.

www.dawateislami.net

آج تو رَشکِ خلد بنا
حجرہ آمنہ بی بی کا
کعبہ بھی سجدے کو جھکا
حامیٔ کعبہ آ پہنچا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

آمنہ بی کو مبارک ہو
اور حلیمہ دائی کو
ہم کو مبارک اور تم کو
شاہ کی ساری اُمت کو
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

منکر اور نکیر جب آئیں
مَنْ رَبُّک کا چرچا لائیں
چہرۂ اَنور جب دکھلائیں
ہم اس طرح ان کو سنائیں
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

سالکِ خستہ کی آقا
پوری ہو ہر ایک دُعا
جو اس محفل میں آیا
ہو اس پر بھی فضل ترا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے کہ عرش کے چاند آرہے ہیں
جھلک سے جن کی فلک ہے روشن وہ شمس تشریف لارہے ہیں

زمانہ پلٹا ہے رُت بھی بدلی ، فلک پہ چھائی ہوئی ہے بدلی
تمام جنگل بھرے ہیں جل تھل ہرے چمن لہلہا رہے ہیں

ہیں وَجد میں آج ڈالیاں کیوں یہ رَقص پتوں کو کیوں ہے شاید
بہار آئی یہ مژدہ لائی کہ حق کے محبوب آرہے ہیں

خوشی میں سب کی کھلی ہیں باچھیں رَچی ہے شادی مچی ہیں دُھومیں
چرند اِدھر کھلکھلا رہے ہیں پرند ادھر چہچہا رہے ہیں

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاوّل
سوائے[1] اِبلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

---

[1]: شبِ ولادت میں ملائکہ تو درِ دولت پر کھڑے تھے مگر شیطان رَنج وغم سے مارا مارا پھر رہا تھا۔ وقتِ قیامِ میلاد کوئی تو خوش ہوتا ہے اور کوئی جلتا اور بھاگتا ہے۔

شبِ وِلادت میں سب مسلماں نہ کیوں کریں جان ومال قرباں
اَبولہب [1] جیسے سخت کافر خوشی میں جب فیض پارہے ہیں

زمانہ بھر میں یہ قاعدہ ہے کہ جس کا کھانا اسی کا گانا
تو نعمتیں جن کی کھارہے ہیں انہیں کے ہم گیت گارہے ہیں

حبیبِ حق ہیں خدا کی نعمت بِنِعْمَةِ [2] رَبِّکَ فَحَدِّث
خدا کے فرمان پرعمل ہے جو بزمِ مولا سجارہے ہیں

تَبَارَکَ اللّٰہ حکومت اُن کی زمیں تو کیا شے ہے آسماں پر
کیا اشارے سے چاند ٹکڑے چھپا ہوا خور بلا رہے ہیں

---

[1]: ابولہب نے اپنی لونڈی کو آزاد کردیا تھا جس نے اُسے ولادتِ مصطفٰے کی خوش خبری دی تھی، اس کو کسی نے بعد موت خواب میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے؟ کہا: ''سخت عذاب میں ہوں مگر دوشنبہ کو کچھ تخفیف رہتی ہے۔'' اِسی خوشی کی برکت ہے اس میں میلاد والوں کو مژدہ عظیم ہے۔

دوستاں را کجا کنی محروم   کہ تو با دشمنان نظر داری

[2]: قرآن کریم فرماتا ہے: ''وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو۔'' حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں کہ سب فانی یہ باقی اور سب اس کے طفیل میں، تو ان کی ولادت کا چرچا حکم قرآنی پر ہے۔

www.dawateislami.net

میں تیرے صدقہ زمینِ طیبہ فدا نہ کیوں تجھ پہ ہو زمانہ
کہ جن کی خاطر بنا زمانہ وہ تجھ میں آرام پا رہے ہیں

ہیں جیتے جی کے یہ سارے جھگڑے مچی جو آنکھیں تمام چھوٹے
کریم جلوہ وہاں دکھانا جہاں کہ سب منہ چھپا رہے ہیں

جو قبر میں اپنی ان کو پاؤں پکڑ کے دامن مچل ہی جاؤں
جو دل میں رہ کے چھپے تھے مجھ سے وہ آج جلوہ دکھا رہے ہیں

نکیرو پہچانتا ہوں ان کو یہ میرے آقا یہ میرے داتا
مگر تم ان سے تو اتنا پوچھو یہ مجھ کو اپنا بتا رہے ہیں

خدا کے وہ ہیں خدائی ان کی رب ان کا مولا وہ سب کے آقا
نہیں خدا تک رَسائی ان کی جو ان سے نا آشنا رہے ہیں

تمام دنیا ہے مِلک جن کی ہے جو کی روٹی خوراک ان کی
کبھی کھجوروں پہ ہے گزارا کبھی چھوارے ہی کھا رہے ہیں

پھنسا ہے بحرِ اَلم میں بیڑا بچے خدا ناخدا سہارا
اکیلا سالکؔ ہیں سب مخالف ہمومِ دنیا ستا رہے ہیں

www.dawateislami.net

بخدا خدا سے ہے وہ جدا جو حبیبِ حق پہ فدا نہیں

بخدا خدا سے ہے وہ جدا جو حبیبِ حق پہ فدا نہیں
وہ بشر ہے دین سے بے خبر جو رہِ نبی میں گما نہیں

اُسے[1] ڈھونڈے کیوں کوئی دَربدر وہ ہیں جان سے بھی قریب تر

وہ[2] نہاں بھی ہے وہ عیاں بھی ہے وہ چنیں بھی ہے وہ چناں بھی ہے
وہی جب بھی تھا وہی اب بھی ہے وہ چھپا ہے پھر بھی چھپا نہیں

---

[1]: قرآن میں ہے'' اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ نبی مسلمانوں کی جان سے زیادہ قریب ہیں'' قاسم نانوتوی صاحب نے تحذیر الناس میں اَولیٰ کے معنی قرب کئے ہیں، زیادہ قریب چیز بھی چھپ جاتی ہے جیسے کہ جان اور آنکھ خود آنکھ سے چھپی ہے۔ (اس شعر کا دوسرا مصرع نہیں مل سکا۔المدینۃ العلمیۃ)

[2]: حضرت شیخ (رَحْمَۃُ اللّٰہُ عَلَیْہ) نے مدارج کے اوّل میں فرمایا کہ هُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نعت بھی ہے کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ظاہر بھی ہیں اور چھپے بھی۔

تیری[۱] ذات میں جو فنا ہوا وہ فنا سے نو کا عدد بنا
جو اُسے مٹائے وہ خود مٹے ، وہ ہے باقی اس کو فنا نہیں

دو[۲] جہاں میں سب پہ ہیں وہ عیاں دو جہاں پھر ان سے ہوں کیوں نہاں
وہ کسی سے جب کہ نہیں چھپے تو کوئی بھی ان سے چھپا نہیں

ہر[۳] اک ان سے ہے وہ ہر اک میں ہیں وہ ہیں ایک علم حساب کے
بنے دو جہاں کی وہی بِنا وہ نہیں جو ان سے بنا نہیں

۱: ۹ کے عدد میں دو باتیں عجیب ہیں:

اولاً: یہ کہ ایک سے آٹھ تک کی اِکائیاں کناروں کی دو، دو ملاؤ ۹ بنیں گے۔ مثلاً ۱۔۸۔اور۲۔۷۔اور۳۔۶۔اور۴۔۵=۹ ہوں گے۔

دوم: سارے ۹ کے پہاڑے میں ہر جگہ ۹ بنے گا۔ ۹ دونی ۱۸۔ ۹ تیا ۲۷، ۹ چوک ۳۶۔ ۹ پنجہ ۴۵۔ ان سب میں مکتوبی اِکائی دِہائی کو ملاؤ ۹ حاصل ہوں گے اسی طرح ۱۲ نویں ۱۰۸، ۱۳ نویں، ۱۱۷، ۱۴ نویں ۱۲۶، سب میں ۹ بنیں گے۔

۲: حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو لکڑیاں، کنکر، جانور سب پہچانتے ہیں تو حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کسی کو کیوں نہ پہچانیں حضور عَلَیۡہِ السَّلَام بھی قیامت تک کی ہر چیز کو پہچانتے ہیں۔

۳: حضور عَلَیۡہِ السَّلَام تمام چیزوں کی اصل ہیں، وَکُلُّ الۡخَلَائِقِ مِنۡ نُّوۡرِیۡ اور

www.dawateislami.net

کوئی[۱] مثل ان کا ہو کس طرح وہ ہیں سب کے مبدا و منتہےٰ
نہیں دوسرے کی جگہ یہاں کہ یہ وصف دو کو مِلا نہیں

تیرے در کو چھوڑ کدھر پھروں تیرا ہو کے کس کا میں مُنہ تکوں
تو غنی[۲] ہے سب تیرے در کے سگ وہ نہیں جو تیرا گدا نہیں

اصل اپنی فروع میں مصدر مشتقات میں ایک تمام اعداد میں موجود اسی لیے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تمام میں موجود۔

۱: حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا مثل محال کیونکہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سب سے اول بھی ہیں اور سب سے آخر بھی هُوَ الۡاَوَّلُ وَ الۡاٰخِرُ اور سب سے پہلا اور سب سے پچھلا ایک ہی ہوسکتا ہے۔

۲: قرآن فرماتا ہے:

اَغۡنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ مِنۡ فَضۡلِهٖ اللہ ورسول نے ان کو اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ خود غنی نہیں تو سب کو غنی کس طرح فرماتے ہیں۔

ع : دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

www.dawateislami.net

کرو لطف مجھ پہ یہ خسروا کہ چھڑا دو غیر کا آسرا
نہ تکوں کسی کو تیرے سوا کہ کسی سے میرا بھلا نہیں

کوئی تجھ سے بچ کے کہاں رہے تیرا ملک چھوڑ کہاں بسے
تو حبیبِ رب تیری ملک سب جہاں تو نہ ہو کوئی جا نہیں

یہ تمہارا سالکِ بے نوا مرضِ گُنہ میں ہے مبتلا
تم ہی اس برے کو کرو بھلا کہ کوئی تمہارے سوا نہیں

---

[۱] : دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:" کرو لطف مجھ پہ خسروا کہ چھڑا دو غیر کا آسرا "فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے:" کرو لطف مجھ پہ یہ خسروا کہ چھڑادو غیر کا آسرا " لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔المدینة العلمیة

تم ھی ھو چین اور قرار اِس دلِ بے قرار میں

تم[ا] ہی ہو چین اور قرار اِس دلِ بے قرار میں
تم ہی تو ایک آس ہو قلبِ گناہ گار میں

رُوح نہ کیوں ہو مضطرب موت کے اِنتظار میں
سنتا ہوں مجھ کو دیکھنے آئیں گے وہ مزار میں

خاک ہے ایسی زندگی وہ کہیں اور ہم کہیں
ہے اسی زِیست میں مزا جو ہو دِیارِ یار میں

بارشِ فیض سے ہوئی کشتِ عمل ہری بھری
خشک زمیں کے دن پھرے جان پڑی بہار میں

دل میں جو آکے تم رہو سینے میں تم اگر بسو
پھر ہو وہی چہل پہل اُجڑے ہوئے دِیار میں

ا: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: ”تم ہی ہو چین اور قرار دلِ بے قرار میں“ فنِ عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔ صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: ”تم ہی ہو چین اور قرار اس دلِ بے قرار میں“ لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

www.dawateislami.net

اُن کے جو ہم غلام تھے خلق کے پیشوا رہے
اُن سے پھرے جہاں پھرا آئی کمی وقار میں

قبر کی سونی رات ہے کوئی نہ آس پاس ہے
اِک تیرے دم کی آس ہے قلبِ سیاہ کار میں

فیض نے تیرے یا نبی کر دیا مجھ کو کیا سے کیا
ورنہ دَھرا ہوا تھا کیا مٹھی بھر اِس غبار میں

جس کی نہ لے کوئی خبر بند ہوں جس پہ سارے دَر
اُس کا تو ہی ہے چارہ گر آئے ترے جوار میں

چار[1] رُسل فرشتے چار، چار کتب ہیں دین چار
سلسلے دونوں چار چار لطف عجب ہے چار میں

آتش وآب وخاک باد اِن ہی سے سب کا ہے ثبات
چار[2] کا سارا ماجرا ختم ہے چار یار میں

---

[1] : بڑے فرشتے چار ہیں: جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل عَلَیْہِمُ السَّلَام۔ آسمانی کتابیں چار: تورات، زبور، انجیل، قرآن۔ طریقت اور شریعت دونوں کے چار سلسلہ: حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور چشتی، قادری، نقشبندی، سہروردی۔

[2] : پہلے نبی حضرت آدم (عَلَیْہِ السَّلَام) جن کی ترکیب آگ، پانی، ہوا اور مٹی سے

www.dawateislami.net

سر تو سوئے حرم جھکا دِل سوئے کُوئے مصطفٰے
دل کا خدا بھلا کرے یہ نہیں اختیار میں

اس[1] پہ گواہ ھُوَ الَّذِیْ شیشۂ حق نما نبی
دیکھ لو جلوۂ نبی شیشۂ چار یار میں

سالکِ رُوسیہ کا منہ دعویٰ عشقِ مصطفٰے
پائے جو خدمتِ بلال آئے کسی شمار میں

ہوئی، حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دورِ نبوت ختم ہوکر سلسلہ ولایت باقی رہا اس مناسبت سے چار یار ہونے چاہیے تھے۔

[1]: آیت ھُوَ الَّذِیْ میں رب نے اپنی پہچان بتوسط مصطفٰے عَلَیْہِ السَّلَام کرائی اور پہچانِ مصطفٰے، خلفائے راشدین کے ذریعہ کرائی، شمعِ مصطفوی ایک ہے اور چار یار اس کے رنگ برنگے چار شیشے ہیں کہ شمع مصطفوی، صدیقی، فاروقی، عثمانی اور حیدری رنگوں میں نظر آتی ہے۔ جسمانی حیثیت سے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آخر میں تشریف لائے مگر حقیقتِ محمدیہ سب سے پہلے اَوَّلُ خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِی نیز جِسْمًا حضرت آدم (عَلَیْہِ السَّلَام) کی اولاد پاک ہیں اور رُوحًا والد آدم (عَلَیْہِ السَّلَام) ہیں، لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاک پھول درخت سے ہوتا ہے مگر حقیقت میں درخت پھول سے ہے کہ پھول کی پیدائش منظور نہ ہوتی تو درخت لگایا ہی کیوں جاتا۔ ھُوَ الْاَوَّلُ ھُوَ الْاٰخِر.

(دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہاں تیسری لائن میں "عثمانی" نہیں لکھا، اسے کتابت کی غلطی پر محمول کرتے ہوئے ہم نے عثمانی لکھ کر اور ترتیب درست کرکے تصحیح کردی ہے۔ المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

ھے جس کی ساری گفتگو وَحیِ خدا یہ ھی تو ھیں

ہے جس کی ساری گفتگو وَحیِ خدا یہ ہی تو ہیں
حق جس کے چہرے سے عیاں وہ حق نما یہی تو ہیں

سورج [1] میں جن کی ہے چمک جن کا اُجالا چاند میں
پھولوں میں جن کی ہے مہک وہ مہ لقا یہی تو ہیں

سارا جہان چھوڑ دے جس مجرمِ دِید کار کو
دامن میں ان کے وہ چھپے مشکلکشا یہی تو ہیں

---

[1]: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع اوراس کے بعد کے تین مصرعے یوں ہیں:

جن کی چمک سورج میں ہے جن کا اُجالا چاند میں
جن کی مہک پھولوں میں ہے وہ مہ لقا یہی تو ہیں
جس مجرمِ دِید کار کو سارا جہاں دُھتکار دے
وہ ان کے دامن میں چھپے مشکلکشا یہی تو ہیں

فنِ عروض کے اعتبار سے یہ چاروں غیر موزون ہیں جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی

www.dawateislami.net

ہر لب پہ جن کا ذِکر ہے ہر دل میں جنکی فکر ہے
گاتے ہیں جن کے گیت سب صبح و مَسا یہی تو ہیں

چرچا ہے جن کا چار سو ہر گُل میں جن کا رنگ و بو
ہیں حسن کی جو آبرو وہ دِل رُبا یہی تو ہیں

باغِ [1] رسالت کی ہیں جڑ اور ہیں بہارِ آخری
مبدا جو اس گلشن کے تھے وہ منتہی یہی تو ہیں

یہ ہیں حبیبِ کبریا یہ ہیں محمد مصطفٰے
دو جگ کو جن کی ذات کا ہے آسرا یہی تو ہیں

جس کی نہ لے کوئی خبر ہوں بند جس پر سارے دَر
اس کی یہ رکھتے ہیں خبر اس کی پنا یہی تو ہیں

ہے، لہٰذا ہم سے جو تصحیح ہو سکی اسی کے مطابق ان چاروں مصرعوں کو اوپر کلام میں لکھا گیا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

[1]: فن عروض کے اعتبار سے اس بیت کے دونوں مصرعے غیر موزون ہیں اور تمام دستیاب نسخوں میں اسی طرح ہیں۔ المدینۃ العلمیۃ۔

www.dawateislami.net

ان[۱] کا مبارک نام بھی بے چین دل کا چین ہے
جو ہو مریضِ لادَوا اس کی دَوا یہی تو ہیں
گن گائیں جن کے انبیا مانگیں رُسل جن کی دعا
وہ دو جہاں کے مُدَّعٰی صَلِّ علٰی یہی تو ہیں
سجدہ شجر جنہیں کریں[۲] پتھر گواہی جن کی دیں
دکھ درد اُونٹ بھی کہیں حاجت روا یہی تو ہیں

---

۱ :قرآن میں ہے:" اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﭤ(۲۸) "ذکر اللّٰہ سے دل چین پاتے ہیں، ذکر اللّٰہ حضور (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کا نام بھی ہے تو معنی ہوئے کہ رسول اللّٰہ سے چین پاتے ہیں اسی لیے اِختلاجِ قلب میں حضور (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کا اسم شریف پڑھنے سے سکون ہوتا ہے کہ اختلاجِ قلب کے وقت یہ آیت انگلی سے دل پر لکھے اور زبان سے پڑھتا رہے"یَامُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم "(یہاں لفظ محمد نام کے طور پر نہیں ہے بلکہ اس کا لغوی اور وصفی معنی مراد ہے یعنی اے وہ ذات جس کی تعریف کی گئی ہے جیسا کہ خود مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه یا محمد کہنے کے جائز ہونے کی ایک صورت کے بارے میں فرماتے ہیں: لفظ محمد اپنے لغوی معنی میں ہے یعنی تمام مخلوق بلکہ خالق کے سراہے ہوئے، سب کے ممدوح، سب کی تعریف کیے ہوئے ۔(مراۃ المناجیح،۱۰۹/۸) ۔المدینۃ العلمیۃ)

۲ : صحیح روایت سے ثابت ہے کہ درختوں نے حضور (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو

www.dawateislami.net

ہے فرش[ا] کا جو بادشا ہے عرش جس کے زیر پا

سالکؔ ملا جس سے خدا وہ باخدا یہی تو ہیں

سجدے کیے، کنکروں نے کلمہ پڑھا، اونٹ نے زانوئے پاک پر اپنا سر رکھ کر مالک کی شکایت کی کہ مجھ سے کام زیادہ لیتا ہے اور خوراک کم دیتا ہے۔ بے عقل چیزیں انہیں حاجت روا جانیں اور انسان ان کو حاجت روا نہ مانے تو وہ جانور سے بدتر ہے۔

(دیوانِ سالک کے نسخوں میں اس بیت کے دونوں مصرعے یوں ہیں:

جن کو شجر سجدے کریں پتھر گواہی جن کی دیں

دکھ درد اُونٹ ان سے کہیں حاجت روا یہی تو ہیں

فن عروض کے اعتبار سے یہ دونوں غیر موزون ہیں جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے، لہٰذا ہم سے جو تصحیح ہو سکی اسی کے مطابق ان دونوں مصرعوں کو اوپر کلام میں لکھا گیا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ)

ا: حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے ہیں کہ تمام زمین مجھے سمیٹ کر دکھائی گئی نیز فرماتے ہیں کہ خزانوں کی کنجیاں مجھے عطا کی گئیں اور کنجی مالک کو دی جاتی ہے۔ عرش پر حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی بیٹھ سکتے ہیں خدا تعالیٰ عرش پر بیٹھنے سے پاک ہے کہ وہ جگہ سے پاک ہے۔

www.dawateislami.net

دِل اس ہی کو کہتے ہیں جو ہو ترا شیدائی

دِل اس ہی کو کہتے ہیں جو ہو ترا شیدائی
اورآنکھ وہ ہی ہے جو ہو تیری تماشائی

کیوں جان نہ ہو قرباں صدقہ نہ ہو کیوں اِیماں
اِیمان ملا تم سے اور تم سے ہی جاں پائی

خلقت [1] کے وہ دُولہا ہیں محفل یہ انہی کی ہے
ہے ان ہی کے دَم سے یہ سب اَنجمن آرائی

یاشاہِ رُسل چشمے بر حالِ گدائے خود
کزحالِ تباہ وے دانائی و بینائی

بے [2] مثل خدا کا تو بے مثل پیمبر ہے
ظاہر تری ہستی سے اللہ کی یکتائی

---

[1]: برات کا سارا مجمع دولہا کے دم سے ہوتا ہے، حدیث میں ہے: ''لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَ فْلَاک. اے محبوب اگر آپ نہ ہوتے تو آسمان پیدا نہ ہوتے'' یہ حدیث معنًی صحیح ہے دیکھو موضوعات کبیر ملا علی قاری ''تو دنیا میں جو کچھ ہے وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دم قدم سے ہے۔''

[2]: حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) صفات الٰہی کے مظہر ہیں اور خدا کی صفت بے مثلیت بھی لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ لہٰذا حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بے مثل ہیں۔

www.dawateislami.net

آقاؤں کے آقا سے بندوں کو ہو کیا نسبت
اَحمق ہے جو کہتا ہے آقا کو بڑا بھائی

سینہ میں جو آجاؤ بن آئے مرے دل کی
سینہ تو مدینہ ہو دل اس کا ہو شیدائی

دل تو ہو خدا کا گھر سینہ ہو ترا مسکن
پھر کعبہ و طیبہ کی پہلو میں ہو یک جائی

اس[1] طرح سما مجھ میں ہو جاؤں میں گم تجھ میں
پھر تو ہی تماشا ہو اور تو ہی تماشائی

اس سالکِ بیکس کی تم آبرو رکھ لینا
محشر میں نہ ہو جائے آقا کہیں رُسوائی

خدا اپنی خالقیت میں لَاشَرِیۡکَ لَه اور حضور (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اپنی عبدیت میں لَاشَرِیۡکَ لَه ہیں حضور (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) فرماتے ہیں اَیُّکُمۡ مِثۡلِیۡ تم میں مجھ سا کون ہے؟ امام بوصیری (رَحۡمَةُ اللّٰهِ عَلَیۡه) فرماتے ہیں: مُنَزَّهٌ عَنۡ شَرِیۡکٍ فِیۡ مَحَاسِنِهٖ.

[1]: فَنَا فِی الرَّسُوۡل: وہ مرتبہ ہے جس میں انسان اپنے آپ کو رسول اللّٰہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) میں اس طرح گم کردے کہ جسم تو اس میں ہو اور روح مصطفٰے ہوں۔

امام اعظم رَحۡمَةُ اللّٰهِ عَلَیۡه فرماتے ہیں قصیدہ نعمان میں: کہ جس طرف نظر کرتا ہوں یا حَبِیۡبَ اللّٰه آپ کو دیکھتا ہوں۔

www.dawateislami.net

وہ بندۂ خاص خدا کے ہیں

وہ بندۂ خاص خدا کے ہیں اوران کی ساری خدائی [۱] ہے
ان ہی کی پہنچ ہے خالق تک ان تک خلقت کی رَسائی [۲] ہے

وہ رَب کے ہیں رَب ان کا ہے جو ان کا ہے وہ رب کا ہے
بے ان کے جو حق سے ملا چاہے دیوانہ ہے سودائی [۳] ہے

وہ سخت گھڑی اللّٰہُ غَنِیُ کہتے ہیں نبی نَفۡسِیُ نَفۡسِیُ
اس وقت اِک رحمت والے کو مجرم اُمت یاد آئی ہے

---

۱ : اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ؕ کوثر سے مراد ہے عالم کثرت یعنی خدا کے سوا، صحابہ کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ) نے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے جنت مانگی، معلوم ہوا کہ خلقت کے مالک ہیں۔

۲ : قرآن فرماتا ہے کہ ''اگر یہ مجرم قصور کر کے آپ کی بارگاہ میں آویں اور آپ ان کی شفاعت کریں تو ہم گناہ معاف کریں گے''، بغیر حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے واسطے خدا تک رسائی محال۔

۳ : دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرعہ یوں ہے: ''بے ان کے حق سے جو ملا چاہے دیوانہ ہے سودائی ہے'' فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرعہ یوں ہوسکتا ہے: ''بے ان کے جو حق سے ملا چاہے دیوانہ ہے سودائی ہے'' لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینة العلمیة

www.dawateislami.net

اَچھوں کا زمانہ ساتھی ہے میں بد ہوں مجھ کو نباہو تم
کہلا کے تمہارا جاؤں کہاں بے بس کی کہاں شنوائی ہے

آ جاؤ بدن میں جاں ہو کر اور دل میں رہو ایماں بن کر
ہے جسم ترا یہ جان تری اور دِل تو خاص کمائی ہے

آنکھوں میں ہیں لیکن مثلِ نظریوں دل میں ہیں جیسے جسم میں جاں
ہیں مجھ میں ولیکن مجھ سے نہاں اس شان کی جلوہ نمائی ہے

اللہ کی مرضی سب چاہیں اللہ رضا[1] اُن کی چاہے
ہے جنبشِ لب قانونِ خدا قرآن و خبر کی گواہی ہے

مالک ہیں خزانۂ قدرت کے جو جس کو چاہیں دے ڈالیں
دی[2] خلد جنابِ رَبیعہ کو بگڑی لاکھوں کی بنائی ہے

---

[1]: "وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ پروردِگار آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے" تمام لوگ قانون کی پابندی کرتے ہیں اور قانون حضور (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی۔ ایک بار فرمایا کہ اگر ہم کہہ دیتے کہ ہر سال حج فرض ہے تو ایسا ہی ہو جاتا اس کی نفیس تحقیق ہماری کتاب سلطنتِ مصطفٰے اور شانِ حبیب الرحمٰن میں دیکھو!

[2]: حضرت ربیعہ ابن کعب (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه) سے فرمایا کچھ مانگ لو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں آپ سے جنت میں آپ کی ہمراہی مانگتا ہوں فرمایا کچھ اور مانگو عرض کیا یہی کافی ہے۔ شیخ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه) فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ تمام خزانۂ خداوندی

www.dawateislami.net

دنیا کو مبارک ہو دنیا اللّٰہ کرے وہ مجھ کو ملیں
ہر سر میں جن کا سودا ہے ہر دل جن کا شیدائی ہے

گو سجدۂ سر ہے ان کو منع لیکن دِل و جاں ہیں سجدہ کُناں
ہے حکمِ شریعت سر پہ رَواں دِل جاں نے معافی پائی ہے

وہ کعبۂ سر ہے یہ قِبلۂ [1] دِل وہ قبلۂ تن ہے یہ کعبۂ جاں
سر اس پہ جھکا دِل ان پہ فدا اور جاں ان کی شیدائی ہے

لکڑی نے کیا ان سے شکوہ اُونٹوں نے کیا ان کو سجدہ
ہیں قبلۂ حاجت عالم کے سالکؔ کیوں بات بڑھائی ہے

حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قبضہ میں ہیں۔

[1]: حقیقت یہ ہے کہ کعبہ بھی اسی لیے قبلہ بنا کہ اسے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کعبہ بنا دیا۔ قرآن کریم فرماتا ہے: "فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا اچھا ہم اسی طرف آپ کا منہ کیے دیتے ہیں جس کو آپ چاہیں" پہلے بیت المقدس قبلہ تھا، حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خواہش پر کعبہ کو قبلہ بنایا گیا۔ اس وقت بیت المقدس کعبۂ جسم تھا اور کعبہ قبلہ دل اسی طرح آج کعبہ قبلہ جسم اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قبلۂ دل خود کعبہ نے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو سجدہ کیا۔ دیکھو مدارج۔

شمع اِک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا — اور پروانہ ہیں ہوئے جو کعبہ پر نثار

(حدائق بخشش میں پہلا مصرع یوں ہے: اور پروانے ہیں جو ہوتے ہیں کعبہ پہ نثار۔ المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

بشر وہ ہے جس کو تری جستجو ہے

بشر وہ ہے جس کو تری جستجو ہے
وہی لب ہے جس پر تری گفتگو ہے

تری یاد آبادیٔ خانۂ دل
دِلوں کی تمنا تری آرزو ہے

اُسے ایک اللّٰہ نے ایک بنایا
وہ ہر وصف میں لَاشَرِیْکَ لَهٗ ہے

میں وہ سگ نہیں ہوں بہت دَر ہوں جس کے
میں وہ سگ ہوں جس کا فقط ایک تو ہے

نماز و اَذاں کلمہ و ذِکر و خطبہ
یہ سب پھول ہیں ان کا تو رَنگ و بو ہے

تمہاری [1] سلامی نمازوں میں داخل
تصور ترا شرط مثلِ وضو ہے

---

[1]: اگر نماز میں کسی کو بھول کر بھی سلام کیا جاوے تو نماز جاتی رہے گی۔ مگر عین نماز

www.dawateislami.net

تمہاری [1] اِطاعت خدا کی عبادت
ترا تذکرہ ذِکرِ حق ہوبہو ہے
دَمِ نزع سالکؔ کا سر ہو ترا در
یہی دِل کی حسرت یہی آرزو ہے

میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو سلام کرنا واجب ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِی حضرت صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ) نے عین نماز کی حالت میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ادب کیا کہ نماز پڑھا رہے تھے، حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تشریف لے آئے فوراً مقتدی ہو کر پیچھے ہٹ آئے اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس وقت سے امام ہوئے۔

[1]: ”مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ“ اگر کسی کو حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پکاریں اور وہ نماز میں مشغول ہو تو ضروری ہے کہ نماز قطع کر کے حاضر ہو، دیکھو تفسیر یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاكُمۡ اور مشکوۃ باب فضائل القرآن، بعض کے نزدیک نماز ہی میں رہے گا کہ تمام خدمت کر کے آوے پھر جہاں سے نماز چھوڑی تھی وہاں سے ہی پڑھے کہ اگرچہ سینہ کعبہ سے پھر گیا مگر کعبہ کے کعبہ کی طرف پھرا۔ اس کی نفیس تحقیق ہماری کتاب شانِ حبیب الرحمٰن اور جاء الحق میں دیکھو۔

www.dawateislami.net

جنھیں خلق کھتی ھے مصطفٰے

جنہیں خلق کہتی ہے مصطفٰے میرا دِل اُنہیں پہ نثار ہے
مرے قلب میں ہیں وہ جلوہ گر کہ مدینہ جن کا دِیار ہے

ہے جہاں میں جنکی چمک دَمک ہے چمن میں جنکی چہل پہل
وہ ہی اِک مدینہ کے چاند ہیں سب انہیں کے دَم کی بہار ہے

وہ جھلک دِکھا کے چلے گئے میرے دل کا چین بھی لے گئے
میری رُوح ساتھ نہ کیوں گئی مجھے اب تو زندگی بار ہے

وہی موت ہے وہی زندگی جو خدا نصیب کرے مجھے
کہ مرے تو ان ہی کے نام پر جو جئے تو ان پہ نثار ہے

وہ [1] ہے آنکھ جس کے یہ نور ہیں وہ ہے دل یہ جس کے سرور ہیں
وہ ہی تن ہے جس کی یہ روح ہیں وہ ہے جاں جواُن پہ نثار ہے

---

[1]: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:" وہ ہے آنکھ جس کے یہ نور ہیں وہ ہے دل جس کے یہ سرور ہیں" فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ

www.dawateislami.net

جوکرم سے اپنے شہِ اُمم رکھیں مجھ غریب کے گھر قدم
مرے[1] شاہ کی نہ ہوشان کم کہ گدا پر ان کا تو پیار ہے

وَلے اس غریب کا خُم کدہ بنے رشکِ خلد بریں شہا
کرے ناز اپنے نصیب پر بنے شاہ وہ جو گنوار ہے

دَمِ نزع سالکؔ بے نوا کو دِکھانا شکلِ خدا نما
کہ قدم پہ آپ کے نکلے دَم بس اسی پہ دَارو مدار ہے

یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرعہ یوں ہوسکتا ہے: "وہ ہے آنکھ جس کے یہ نور ہیں وہ ہے دل یہ جس کے سرور ہیں " لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

[1]: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرعہ یوں ہے:"مرے شاہ کی نہ ہوشان کم کہ گدا پر ان کا پیار ہے،" فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرعہ یوں ہوسکتا ہے:" مرے شاہ کی نہ ہوشان کم کہ گدا پر ان کا تو پیار ہے " لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

www.dawateislami.net

جوت سے ان کی جگ اُوجیالا

جوت سے ان کی جگ اُوجیالا
وہ سورج اور سارے تارے

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر
تم رب کے ہم سب ہیں تمہارے

یُعْطِیْ رَبُّکَ حَتّٰی تَرْضٰی
مرضیِ رب ہیں تمہارے اِشارے

کلمہ[۱] و خطبہ ، نماز و اَذاں میں
بولتے ہیں سب بول تمہارے

اہلِ زمیں کے نصیبے چمکے
جب وہ فرش سے عرش سدہارے

ہم نے ناؤ بھنور میں ڈالی
تم اس ناؤ کے کھیون ہارے

---

۱ : کلمہ طیبہ جو اصل عبادت ہے اس میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) داخل تو نماز میں انکا ذکر کیوں داخل نہ ہو بلکہ ذکر اللّٰہ وہ ہی ہے جو ذکر رسول کے ساتھ ہو۔ اسی لیے مخالفین اسلام کو ذاکر الٰہی نہیں کہہ سکتے اگر چہ عمر بھر یادِ خدا کرنے کے مدعی ہوں۔

www.dawateislami.net

ہم نے ہمیشہ کام بگاڑے
تم نے بگڑے کام سنوارے

آقا حشر میں عزت رکھنا
عیب نہ یہ کھل جائیں ہمارے

ہم کو نہ دیکھو آپ کو دیکھو
گو بد ہیں کس کے ہیں تمہارے

دَر[1] کے کمین ہیں غیر نہیں ہیں
پھرتے پھریں کیوں مارے مارے

تھوڑی زمیں جو مدینہ میں دے دو
آن پڑیں قدموں میں تمہارے

نزع میں قبر میں اس سالکؔ کو
چاند سی شکل دکھانا پیارے

---

[1]: شاہی محل میں نوکروں چاکروں خدمتگاروں کے لیے بھی گھر بنا دیئے جاتے ہیں کہ وہاں رہیں اور خدمت کریں عرض کیا ہے کہ ہم غیر نہیں ہیں آپ کے در کے کمین ہیں شاہی محل یعنی مدینہ منورہ میں تھوڑی زمین دے دو کہ پاس ہی آن بسیں۔

www.dawateislami.net

اے صبا تیرا گزر ہو جو مدینہ میں کبھی

اے صبا تیرا گُزر ہو جو مدینہ میں کبھی
جانا اس گُنبد خضرا میں کہ ہیں جس میں نبی
ہاتھ سے اپنے پکڑ کر وہ سنہری جالی
عرض کرنا میری جانب سے بصد شوقِ دِلی
ہے تمنا یہ خدا سے کہ رسولِ عربی
اپنی آنکھوں کو ملوں آپ کی چوکھٹ سے نبی

عمر ساری تو کٹی لہو و لعب میں آقا
زندگی کا کوئی لمحہ نہیں اچھا گزرا
سارے اَعمال سیہ جرم سے دفتر ہے بھرا
آرزو ہے کہ گناہوں کا ہو یوں کفارا
ہے تمنا یہ خدا سے کہ رسولِ عربی
اپنی آنکھوں کو ملوں آپ کی چوکھٹ سے نبی

www.dawateislami.net

عرض کرنا کہ کہاں مجھ سا کمینہ گندہ
اور وہ شہر کہاں جس میں ہوں محبوبِ خدا
ہاں سنا ہے کہ نبھاتے ہیں بُروں کو مولا
اس لیے آپ کے دروازے پہ دیتا ہے صدا
ہے تمنا یہ خدا سے کہ رسولِ عربی
اپنی آنکھوں کو ملوں آپ کی چوکھٹ سے نبی

آرزو دِل کی ہے جب بند ہو حرکت دِل کی
آنکھ پتھرائے مجھے آئے اَخیری ہچکی
روح جانے لگے جب چھوڑ کے جسمِ خاکی
جسم طیبہ میں ہو اور جان چلے سوئے نبی
ہے تمنا یہ خدا سے کہ رسولِ عربی
اپنی آنکھوں کو ملوں آپ کی چوکھٹ سے نبی

www.dawateislami.net

یا نبی اس کے سوا اور میں کیا عرض کروں
آپ کا ہو کے جیوں آپ کا ہو کر ہی مروں
آپ کے دَر سے پَلا آپ کے دَر پر ہی مِٹوں
جان تم سے ملی تم پر ہی نچھاور کردوں
ہے تمنا یہ خدا سے کہ رسولِ عربی
اپنی آنکھوں کو ملوں آپ کی چوکھٹ سے نبی

گر مُیَسر نہیں سالکؔ کو حضورِ بدنی
روح حاضر ہے مگر مثلِ اُویسِ قرنی
جسم ہندی ہے مرا جان ہے میری مدنی
یا خدا دور کسی طرح ہو بعد بدنی
ہے تمنا یہ خدا سے کہ رسولِ عربی
اپنی آنکھوں کو ملوں آپ کی چوکھٹ سے نبی

www.dawateislami.net

صورت مت بھولنا پیا ھماری

صورت مت بھولنا پیا [1] ہماری
تمری ہی اِک آس ہے ہم تمرے واری

پی [2] نگری کی پہلی منزل سکھیاں چھوڑیں ساتھ
اس گھونگھٹ کی لاج ہے اب تو پیا تمہارے ہاتھ

---

[1]: فن عروض کے اعتبار سے یہ مصرع غیر موزون ہے اور تمام دستیاب نسخوں میں اسی طرح ہے۔وَاللّٰہُ اَعْلَم۔المدینۃ العلمیۃ ۔

[2]: آخرت کی پہلی منزل قبر ہے وہاں ہی سب نے ساتھ چھوڑ دیا تو آگے کیا کام آویں گے اے آقا ان عیبوں کو تم ہی چھپانا۔(دیوانِ سالک کے نسخوں میں اس بیت کے دونوں مصرعے یوں ہیں:

پی نگری کی پہلی منزل سیکھیں چھوڑ ساتھ
اس گھونگھٹ کی لاج ہے اب پیا تمہارے ہاتھ

فن عروض کے اعتبار سے یہ دونوں غیر موزون ہیں جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے،لہٰذا ہم سے جو تصحیح ہوسکی اسی کے مطابق ان دونوں مصرعوں کو اوپر کلام میں لکھا گیا ہے۔المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

رَسّی چھوٹی ہاتھ سے مورے اور نیا منجدھار
تم جو بَیّاں چھوڑ دو پیارے کون لگاوے پار
جگ[1] نے چھوڑا رات ِبتانے گھر سے دیونکاس
تم راجہ کے چرن پڑوں میں اب تمری ہے آس
گھر گھر جھانکا دَر دَر مانگا سب گئے آنکھ بچائے
اِک تم سنگ نہ چھوڑیو کہ کوئی ہمارو نائے
میں ہتیاری چلی پیا گھر جانوں کام نہ کاج
اے سیاں بیاں پکڑے کی تم ہی رکھیو لاج

[1]: روزِ قیامت ماں باپ قرابت دار کام تو کیا آتے پہچان بھی نہ سکیں گے انبیاء بھی ''نَفۡسِیۡ'' فرمائیں گے، سوائے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے کوئی مددگار نہ ہوگا۔ آج تو سب کو معلوم ہے کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی شفیع المذنبین ہیں مگر قیامت میں سارے ہی بھول جائیں گے کہ شفیع المذنبین کون ہے حتی کہ سوائے حضرت عیسٰی عَلَیۡہِ السَّلام کے کوئی پیغمبر بھی آپ کا پتہ نہ دے گا، تاکہ دنیا ہر جگہ بھیک مانگ کر دیکھ لے کہ آج سوائے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے کوئی شفیع نہیں

www.dawateislami.net

کھیل کود میں عمر گنوائی سو کاٹے دن رین
جب پی گھر سے آئی پلکیا ٹپ ٹپ ٹپکت نین

سیس پہ گٹھڑی ڈگر کٹیلی گھائل مورے پاؤں
پیارے تم ہی سنبھالیو جب ڈگمگ میں ہو جاؤں

تم کچھ کرپا کرو تو سالک بُرا بھلا بن جائے
کھوٹا کھرا نہ دیکھے پارس[1] کندن سبھی بنائے

تیل[2] جو نبڑے بتی پجرے دیا میرا بڑھ جائے
سانچے سورج جوت تمہاری سالکؔ پہ پڑ جائے

ورنہ شاید کوئی کہتا کہ اس شفاعت میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی کیا خصوصیت ہے یہ تو اور جگہ بھی ہو جاتی۔

[1]: پارس جس لوہے سے چھو جاتا ہے اس کو سونا بناتا ہے لوہا چاہے خراب گندہ ہو لہٰذا عرض ہے ہم تو خراب لوہے ہیں اور آپ پارس۔

[2]: یعنی جب میری زندگی کا چراغ گل ہونے لگے تو اے مدینہ کے آفتاب اپنی روشنی دینا۔

www.dawateislami.net

تضمین برنظم منسوب بہ زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

ایسا کوئی محرم نہیں پہنچائے جو پیغامِ غم
تو ہی کرم کردے تجھے شاہِ مدینہ کی قسم
ہو جب کبھی تیرا گزر بادِ صبا سوئے حرم
پہنچا مری تسلیم اس جا ہیں جہاں خیر الامم
اِنْ نِلْتِ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَم
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَم

میں دُوں تجھے ان کا پتہ گر نہ تو پہچانے صبا
حق نے انہی کے واسطے پیدا کیے اَرض و سما
رخسار سورج کی طرح ہے چہرہ ان کا چاند سا
ہے ذات عالم کی پنہ اور ہاتھ دریا جود کا
مَنْ وَّجْھُہٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّہٗ بَدْرُالدُّجٰی
مَنْ ذَاتُہٗ نُوْرُ الْھُدٰی مَنْ کَفُّہٗ بَحْرُ الْھِمَمْ

حق نے انہیں رحمت کہا اور شافعِ عصیاں کیا
رتبہ میں وہ سب سے سوا ہیں ختم ان سے انبیا

www.dawateislami.net

وہ مَہبطِ قرآن ہیں ناسخ ہے جو اَدیان کا
پہنچا جو یہ حکم خدا سارے صحیفے تھے فنا
قُرْاٰنُہٗ بُرْھَانُنَا نَسْخًا لِّاَدْیَانٍ مَّضَتْ
اِذْ جَاءَ نَا اَحْکَامُہٗ لِکُلِّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَم
یوں تو خلیلِ کبریا اور اَنبیاءِ باصفا
مخلوق کے ہیں پیشوا سب کو بڑا رُتبہ ملا
لیکن ہیں ان سب سے سوا دُرِّ یتیمِ آمنہ
وہ ہی جنہیں کہتے ہیں سب مشکل کشا حاجت رَوا
یَا مُصْطَفٰی یَا مُجْتَبٰی اِرْحَمْ عَلٰی عِصْیَانِنَا
مَجْبُوْرَۃٌ اَعْمَالُنَا طَمْعًا وَّ ذَنْبًا وَّ الظُّلَمِ
اے ماہِ خوبانِ جہاں اے اِفتخارِ مرسلیں
گو جلوہ گر آخر ہوئے لیکن ہو فخر الاولیں
فرقت کے یہ رَنج وعنا اب ہوگئے حد سے سوا
اس ہجر کی تلوار نے قلب و جگر زخمی کیا
وہ لوگ خوش تقدیر ہیں اور بخت ہے ان کا رَسا
رہتے ہیں جو اس شہر میں جس میں کہ تم ہو خسروا

www.dawateislami.net

سب اَولین و آخریں تارے ہیں تم مہر مبیں
یہ جگمگائے رات بھر چمکے جو تم کوئی نہیں

اَکُبَادُنَا مَجْرُوحَۃٌ مِّنْ سَیْفِ ھِجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوْبٰی لِاَھْلِ بَلْدَۃٍ فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَم

اے دو جہاں پر رحمِ حق تم ہو شفیع المجرمیں
ہے آپ ہی کا آسرا جب بولیں نَفْسِی مرسلیں

اس بیکسی کے وقت میں جب کوئی بھی اپنا نہیں
ہم بیکسوں پر ہو نظر اے رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن

یا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اَنْتَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْں
اَکْرِمْ لَنَا یَوْمَ الْحَزِیْنِ فَضْلًا وَّ جُوْدًا وَّ الْکَرَم

اس سالکؔ بدکار کا گو حشر میں کوئی نہیں
لیکن اُسے کیا خوف ہو جب آپ ہیں اس کے مُعیں

مجرم ہوں میں غفار رب اور تم شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْں
پھر کیوں کہوں بیکس ہوں یا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْں

یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْں اَدْرِکْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْں
مَحْبُوْسُ اَیدِی الظَّالِمِیْنَ فِیْ مَرْکَبٍ وَّ الْمُزْدَحِم

www.dawateislami.net

معروضہ بارگاہِ امیرالمومنین امام المتّقین صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ

بہتری جس پہ کرے فخر وہ بہتر صدیق
سروَری جس پہ کرے ناز وہ سروَر صدیق

چمنستانِ نبوت کی بہارِ اَوّل
گلشنِ دیں کے بنے پہلے گلِ تر صدیق

بے گُماں شمعِ نبوت کے ہیں آئینہ چار
یعنی عثمان و عمر حیدر و اَکبر صدیق

سارے[1] اَصحابِ نبی تارے ہیں اُمت کے لیے
اِن ستاروں میں بنے مہرِ منور صدیق

---

[1]: احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت عظام (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ) تو امت کی کشتی ہیں اور صحابہ کرام (عَلَيۡهِمُ الرِّضۡوَان) ستارے اور مسافرِ دریا کو کشتی کی بھی ضرورت ہے اور ستاروں کی بھی لہٰذا اہلسنّت...... میں ہیں کہ ان کو کشتی اور ستارے دونوں حاصل ہیں۔ (دیوانِ سالک کے نسخوں میں اسی طرح خالی جگہ ہے۔المدینة العلمیة)

www.dawateislami.net

ثَانِیَ اثْنَیْن[۱] ہیں بوبکر خدا میرا گواہ
حق مقدم کرے پھر کیوں ہوں مؤخر صدیق

زِیست میں موت میں اور قبر میں ثانی ہی رہے
ثَانِیَ اثْنَیْن کے اس طرح ہیں مظہرِ صدیق

وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ کے ہیں یہ فردِ کامل
حشر تک پائے نبی پر ہیں دھرے سر صدیق

ان کے مَداح نبی ان کا ثناگو اللہ
حق[۲] ابوالفضل کہے اور پیمبر صدیق

۱: روافض جلتے ہیں کہ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کو خلافت پہلے کیوں ملی؟ مگر خدا سے لڑتے ہیں وہ انہیں اپنے حبیب (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ثانی فرما چکا اب انہیں تیسرا کون کرتا۔

۲: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: "حق ابوالفضل کہے اور پیغمبر صدیق"، فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: "حق ابوالفضل کہے اور پیمبر صدیق" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

www.dawateislami.net

بال[۱] بچوں کے لیے گھر میں خدا کو چھوڑیں
مصطفٰے پر کریں گھر بار نچھاور صدیق

ایک گھر بار تو کیا غار میں جاں بھی دیدیں
سانپ ڈستا رہے لیکن نہ ہوں مضطر صدیق

کہیں[۲] گرتوں کو سنبھالیں کہیں رُوٹھوں کو منائیں
کھودیں اِلحاد کی جڑ بعدِ پیمبر صدیق

---

۱ : ایک بار تمام گھر کا سارا مال راہِ خدا میں خیرات کر دیا، اور ایک بار ہجرت میں جان بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر قربان کر دی۔

۲ : بعد وفاتِ مصطفٰی عَلَیْہِ السَّلَام حضرت عمر فاروق و دیگر صحابہ کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم) کو غشی سے بیدار کیا، حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو منایا، مانعین زکوۃ مرتدین کو تہِ تیغ کیا۔
(دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: " کھودیں اِلحاد کی جڑ بعدِ پیغمبر صدیق" فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: " کھودیں اِلحاد کی جڑ بعدِ پیمبر صدیق" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

علم[1] میں زہد میں بے شُبہہ تو سب سے بڑھ کر
کہ اِمامت سے تری کھل گئے جوہر صدیق

اس اِمامت سے کُھلا تم ہو اِمامِ اَکبر
تھی یہ ہی رَمزِ نبی کہتے ہیں[2] حیدر صدیق

تو ہے[3] آزاد سقر سے ترے بندے آزاد
ہے یہ سالکؔ بھی ترا بندۂ بے زَر صدیق

---

[1]: حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے مرض وفات میں فرمایا کہ جس مجمع میں ابوبکر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) ہوں اس میں کسی کو امامت کا حق نہیں اور افضل ہی کو امام بنایا جاتا ہے، معلوم ہوا کہ آپ سب سے افضل ہیں۔

[2]: حضرت علی کَرَمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہمارے دین کے لیے صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کو چنا، ہم نے انہیں اپنی دنیا کے لیے چن لیا۔

[3]: آپ کا نام عتیق ہے یعنی آزاد۔

www.dawateislami.net

معروضہ بارگاہِ امیرالمومنین عمرابن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

بہارِ باغِ اِیماں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں
چراغِ بزمِ عرفاں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں

نمایاں[۱] آپ کی ہر اک اَدا سے شانِ فاروقی
خدا کی تیغِ بُرّاں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں

اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّار کے مصداقِ اَعلیٰ ہیں
مُذِلِّ کُفر و طُغیاں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں

رسول[۲] اللّٰہ نے فاروق کو اللّٰہ سے مانگا
عطاءِ ربِّ سبحاں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں

۱: فاروق بمعنی الگ الگ کرنے والا جیسے فرقان، حضرت عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) نے کافرو مومن کو الگ الگ کر دکھایا۔ (دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: "نمایاں آپ کی ہر ادا سے شانِ فاروقی" فنِ عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: "نمایاں آپ کی ہر اک ادا سے شانِ فاروقی" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ)

۲: تمام تو اسلام کو چاہتے ہیں اور اسلام نے فاروق کو چاہا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

چُنا اس پاک نے دیں کیلئے اس پاک ستھرے کو
حبیبِ دین داراں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں

حبیبِ[1] حق ہیں طیب انکے سب ساتھی بھی طاہر ہیں
چُنیدہ بہرِ پاکاں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں

نہ کیوں وہ ذات چمکے جس نے دینِ پاک چمکایا
جہاں کے مہرِ تاباں حضرتِ فاروق اعظم ہیں

نے دعا فرمائی تھی کہ خدایا اگر تو اسلام کو عزت دینا چاہتا ہے تو یا تو عمر کو ہدایتِ ایمان دے یا ابو جہل کو۔ حضرتِ فاروق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کے حق میں دعا قبول ہوئی، لہٰذا آپ بلائے ہوئے اسلام میں آئے ہیں۔

[1]: حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)، **اللہ** کے محبوب ہیں، اُن کی صحبت کے لیے بھی پاک لوگ چنے گئے، پھول کی صحبت میں مٹی بھی مہک جاتی ہے، کیسے ممکن ہے کہ ان کے صحبت یافتہ بے فیض رہیں، آفتاب آسمان پر رہ کر ناپاک زمین کو پاک کرتا ہے تو مدینہ کے آفتاب کا کیا کہنا۔ (دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: ''حبیب حق ہیں طیب ان کے ساتھی بھی طاہر ہیں''، فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: ''حبیب حق ہیں طیب ان کے سب ساتھی بھی طاہر ہیں'' لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

عمر عامر ہیں دیں کے حق تعالیٰ ان کا ناصر ہے
دِلِ مومن کے تاباں حضرتِ فاروق اعظم ہیں

رہے گا نام ان کا تا اَبد کونین میں روشن
سپہرِ دیں پہ رخشاں حضرتِ فاروق اعظم ہیں

عمر[1] کافی نبی کو حَسْبُکَ اللّٰہ سے یہ ثابت ہے
ہے شاہد جن پہ قرآں حضرتِ فاروق اعظم ہیں

وہ عالم دَبدبہ کا کانپتے ہیں قیصر و کسریٰ
ہے جن سے دین کی شاں حضرتِ فاروق اعظم ہیں

خزانے رُوم و فارس کے لٹاتے ہیں مدینہ میں
فیوضِ حق کے باراں حضرتِ فاروق اعظم ہیں

---

[1]: حضرت عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کے ایمان لانے پر ملائکہ نے مبارکبادیاں پیش کیں اور آیت نازل ہوئی: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۴﴾ اے نبی! آپ کو اللّٰہ اور یہ مومن کافی ہیں معلوم ہوا کہ غیر خدا کی حمایت لینا جائز ہے۔

www.dawateislami.net

مگراس[۱] حال میں دھو دھو کر اِک کرتا پہنتے ہیں
ہے تقویٰ جن پہ نازاں حضرتِ فاروق اعظم ہیں

مسلماں رات بھر سوئیں عمر فاروق پہرا دیں
رعایا کے نگہباں حضرتِ فاروق اعظم ہیں

پکارا ساریہ[۲] کو اِک مہینہ کی مسافت سے
جسے ہر جا ہو یکساں حضرتِ فاروق اعظم ہیں

ہیں دامادِ علی و نازنینِ حضرتِ زہرہ
ہے سالکؔ جن پہ نازاں حضرتِ فاروق اعظم ہیں

۱: جس زمانہ میں مدینہ پاک میں سونے چاندی کے خزانے آرہے تھے ایک جمعہ کو حضرت عمر فاروق (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه) نماز میں دیر سے پہنچے اور فرمایا کہ میرے پاس ایک کرتا ہے اس کو دھونے میں دیر ہوئی۔

۲: نہاوند میں جنگ ہو رہی تھی، حضرت ساریہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه) سالار لشکر بے خبر تھے پیچھے سے کفار نے حملہ کرنا چاہا، یہاں مدینہ سے پکارا اے ساریہ پہاڑ کو دیکھو اور آواز پہنچ گئی، جس سے حضرت ساریہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه) اور تمام لشکر اسلام بچ گئے۔

معروضہ بارگاہِ حضرتِ ذُوالنورین امام المسلمین عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۂ

خلق پہ لطفِ خدا حضرتِ عثمان ہیں
جملہ مرض کی دَوا درد کے درمان ہیں

دستِ[1] شہِ دوسرا جو کہ یَدُ اللّٰہ تھا
ہاتھ بنا آپ کا آپ وہ ذِی شان ہیں

نورِ دِل و عین ہیں صاحبِ نورَین[2] ہیں
سب کے دل کے چین ہیں مومنوں کی جان ہیں

---

[1]: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے ہاتھ کو فرمایا گیا یَدُ اللّٰہ اور صلح حدیبیہ کے موقعہ پر جب حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے لوگوں سے بیعت رضوان لی۔ حضرت عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ) بھیجے ہوئے مکہ مکرمہ گئے تھے تو حضرت نے اپنے بائیں ہاتھ کو فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور داہنا ہاتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہ کا ہے، اور ان کی طرف سے خود بیعت لی۔

ع خود کوزہ و خود کوزہ گر خود گلِ کوزہ

[2]: حضرت عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ) آگے پیچھے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی

www.dawateislami.net

گلشنِ دِین کی بہار مومنوں کے تاجدار
عزتِ ہر ذِی وَقار زینتِ ایمان ہیں

آپ ممدوحِ جہاں خلقِ خدا مَدح خواں
کیا ہے اَگر بدگماں چند بے ایمان ہیں

حق نے وہ رتبہ دیا تم غنی ہم سب گدا
کیا کہوں میں تم ہو کیا عقل ودل حیران ہیں

جو [2] ہیں اِمامِ اَنام جس کے ہیں ہم سب غلام
مرجعِ ہر خاص و عام حضرتِ عثمان ہیں

دوصاحبزادیوں رقیہ وام کلثوم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا) کے شوہر ہیں اسی لیے آپ کوذوالنورین یعنی دونورِوالا کہتے ہیں (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ)۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے کل تین داماد ہیں: حضرتِ علی، ابوالعاص، عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا: اگر میرے اور بھی لڑکیاں ہوتیں تو میں اے عثمان! آگے پیچھے تمہارے ہی نکاح میں دیتا۔

[2] : دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: ” جو ہیں اِمامِ اَنام جس کے ہم

www.dawateislami.net

باب[ا] سخا کھل گیا دیکھا جو یہ ماجرا
غازیانِ مصطفےٰ بےسروسامان ہیں

تم غنی سالکؔ گدا اِک نظر بہرِ خدا
آپ جہاں کے لیے رحمتِ رحمٰن ہیں

سب ہیں غلام" فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے:" جو ہیں اِمامِ اَنام جس کے ہیں ہم سب غلام" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔المدینة العلمیة

[ا]: ایک غزوہ کے موقعہ پر حضور صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام کو چندہ دینے کا حکم دیا، تین بار میں حضرت عثمان (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه) نے تین سو اونٹ اور تین سو دینار حاضر کیے، حضور صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نے منبر سے اُتر کر فرمایا کہ عثمان کو اب کوئی عمل مضر نہ ہوگا۔یعنی آئندہ گناہ ان سے ہوگا ہی نہیں۔

www.dawateislami.net

بارگاہِ امیرالمؤمنین امام الاشجعین علی ابن ابی طالب رَضِیَ اللہُ عَنہ

بیاں کس منہ سے ہو اس مجمع[۱] البحرین کا رتبہ
جو مرکز ہے شریعت کا طریقت کا ہے سرچشمہ

بنا اس واسطے اللّٰہ کا گھر جائے پیدائش
کہ وہ اسلام کا کعبہ ہے یہ ایمان کا کعبہ

وہ ہے خاموش قرآں اور یہ قرآنِ ناطق ہیں
نہیں[۲] جس دِل میں یہ اس میں نہیں قرآن کا رستہ

دُلہن[۳] زہرہ عمر داماد اور حسنین سے بیٹے
تری ہستی ہے اَعلٰی اور بالاتر ترا کنبہ

---

۱ : شریعت کے بھی آپ امام ہیں اور طریقت تو آپ ہی سے پھیلی۔(رَضِیَ اللہُ عَنہ)

۲ : اہل بیت عظام (رَضِیَ اللہُ عَنہُم) اور قرآن لازم وملزوم ہیں جہاں قرآن نہیں یہ نہیں اور جہاں یہ نہیں قرآن نہیں۔ رافضی قرآن واہل بیت دونوں سے محروم۔

۳ : خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا (رَضِیَ اللہُ عَنہَا) کو مولیٰ علی (رَضِیَ اللہُ عَنہ) نے اپنے ہاتھ سے غسل دیا۔ اعتراض کیا گیا کہ شوہر اپنی میت بیوی کو غسل نہیں دے سکتا،

نبی کی نیند پر اس نے نمازِ عصر قرباں کی
جو حاضر کر چکا تھا اس سے پہلے جان کا[1] ہدیہ

نہ کیونکر لوٹتا اس کے لیے ڈوبا ہوا سورج
کہ جب اس چاند کے پہلو میں اِک سورج کا تھا جلوہ

تعالَی اللہ تری شوکت تری صولت کا کیا کہنا
کہ خطبہ پڑھ رہا ہے آج تک خیبر کا ہر ذرہ

فرمایا: میں دے سکتا ہوں، میرا نکاح موت سے نہیں ٹوٹا۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا تھا کہ اے علی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ)! فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) دنیا و آخرت میں تمہاری بیوی ہیں۔

[1]: ہجرت کے موقعہ پر بسترِ رسول اللہ پر لیٹ گئے، جب کہ کفار قتل کے درپے تھے۔ خیبر میں نماز عصر جانے دی مگر حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے آرام میں خلل نہ آنے دیا۔ معلوم ہوا کہ نماز سے خدمت مصطفیٰ مقدم ہے۔ (یہاں کتابت کی غلطی کی وجہ سے عبارت یوں تھی " نماز سے خدمت مصطفیٰ ہے"، مقدم کا اضافہ کر کے ہم نے عبارت مکمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ المدینۃ العلمیۃ)

www.dawateislami.net

مسلمانو رسول اللّٰہ کی اُلفت اگر چاہو
کرو [۱] اس کی غلامی جس کا ہر مومن ہوا بندہ

ہو چشتی قادری یا نقشبندی سہروردی ہو
مِلا سب کو ولایت کا انہی کے ہاتھ سے ٹکڑا

ہے [۲] صدقہ میل پھر اس پاک وستھرے کو رَوا کیوں ہو
کہ دنیا کھا رہی ہے جس کی آلِ پاک کا صدقہ

علی مشکلکشا ہیں سب کے سالکؔ کا سہارا ہیں
ہر اِک محتاج ان کا ہو جواں بوڑھا ہو یا بچہ

---

۱ : حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا: ''مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ جس کا میں مولیٰ اس کے علی مولا ہیں'' مولا بمعنی مالک بھی آتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ ہم سب حضرت علی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کے غلام ہیں۔

۲ : ساداتِ کرام کو زکوۃ کھانا جائز نہیں کہ زکوۃ مال کا میل ہے اور وہ طیب وطاہر حضرات۔

www.dawateislami.net

معروضہ بارگاہ اُم المؤمنین محبوبہ محبوبِ رب العالمین عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا

اس مبارک ماں پہ صدقہ کیوں نہ ہوں سب اہلِ دیں
جو ہو اُمّ المومنیں بنتِ امیر المومنیں

جن[1] کا پہلو ہو نبی کی آخری آرام گاہ
جن کے حجرے میں قیامت تک نبی ہوں جاگزیں

آستاں[2] ان کا فرشتوں کی زیارت گاہ ہے
کیونکہ اس میں جلوہ فرما ہیں امام المرسلیں

آپ کے دولت کدہ میں دولتِ دارَین ہے
اس زمیں پر پھر نہ کیوں قربان ہو عرشِ بریں

---

۱ : حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا وصال حضرت صدیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا) کی گود میں ہوا اور آپ ہی کے حجرے میں دفن ہوئے۔

۲ : خانہ کعبہ کا حج سال میں ایک بار فرشی کرتے ہیں اور صدیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا) کے مکان کا حج ملائکہ ہر وقت کرتے ہیں۔ ۷۰ ہزار صبح سے شام تک اور ۷۰ ہزار شام سے صبح تک روضہ پاک گھیر کر سلام پڑھتے ہیں۔

www.dawateislami.net

کیا[1] مبارک نام ہے اور کیسا پیارا ہے لقب
عائشہ محبوبۂ محبوبِ رب العالمیں

آپ صدیقہ پدر صدیق اور شوہر نبی
میکہ و سسرال اعلیٰ آپ خود ہیں بہتریں

کیوں نہ ہو رتبہ تمہارا اہل ایماں میں بڑا
سب تو ہیں مومن مگر ہیں آپ اُم المومنیں

دی[2] گواہی آپ کی عفت کی سورہ نور نے
مدح کرتا ہے تری عصمت کی قرآنِ مبیں

---

[1]: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: " کیا مبارک نام ہے کیسا پیارا ہے لقب"، فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: " کیا مبارک نام ہے اور کیسا پیارا ہے لقب" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

[2]: کچھ لوگوں نے صدیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) کو تہمت لگائی، قرآن میں اٹھارہ آیات میں ان کی پاک دامنی فرما کر سارے مسلمانوں کو گواہ بنا دیا کہ نمازی بھی نماز میں گواہی دے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ عصمت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی گواہی شیر خوار بچہ سے دلوائی اور عصمتِ صدیقہ کی گواہی رب نے خود دی۔

ان کے بستر میں وحی آئے رسول اللہ پر
اور سلامِ خادمانہ بھی کریں رُوحُ الامیں

آپ کا علم و فقہ، تحقیقِ قرآن و حدیث
دیکھ کر حیران ہیں سارے صحابہ، تابعیں

ناز برداری تمہاری کیوں نہ فرماوے خدا
نازنینِ حق نبی ہیں تم نبی کی نازنیں

آیۂ[1] تطہیر میں ہے ان کی پاکی کا بیاں
ہیں یہ بی بی طاہرہ شوہر امام الطاہریں

سالکِ خستہ تمہارا گو ہے نالائق مگر
ماں بُرے بیٹے کو اپنے سے جدا کرتی نہیں

---

[1]: حق یہ ہے کہ آیۂ تطہیر میں ازواج و اولاد یعنی اہل بیتِ ولادت اور اہل بیتِ سکونت سب داخل ہیں، حضرت حنّہ اور مریم و عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو رب نے آلِ عمران فرمایا، حالانکہ حنہ عمران کی بیوی ہیں اور مریم بیٹی اور عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نواسے اسی طرح: اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ میں ہے۔

www.dawateislami.net

معروضہ بارگاہِ جناب آمنہ بی بی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا

صدقہ تم پر ہوں دل و جاں آمنہ
تم نے بخشا ہم کو ایماں آمنہ

جو ملا جس کو ملا تم سے مِلا
دین و ایماں ، علم و عرفاں آمنہ

کل جہاں کی مائیں ہوں تم پر فدا
تم محمد کی بنیں ماں آمنہ

ابن مریم واقعی رب کے رسول
پر محمد کی بڑی شاں آمنہ

جس[۱] شکم میں مصطفٰے ہوں جاگزیں
عرشِ اعظم سے ہے ذیشاں آمنہ

۱ : جس سیپ میں موتی رہے وہ سیپ بھی قیمتی ہے، جس غلاف میں قران مجید رہے

www.dawateislami.net

تم سے ایمان و امانت اور اَمن
تم سے فیضاں تم سے عرفاں آمنہ

آمنہ[۱] کے تین معنٰے بالیقیں
باامانت اَمن و ایماں آمنہ

تم[۲] سے اللہ و محمد ہیں عیاں
نور،[۳] ہدیٰ ہے تم میں پنہاں آمنہ

وہ غلاف محترم ہے تو جس شکم اور جس گود میں جناب مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم رہیں وہ شکم اور وہ گود کیسی ہے، پھل کو دیکھ کر درخت کا پتہ لگا وَجناب مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کو دیکھ کر جناب آمنہ کی شان پہچانو۔

۱ : آمنہ یا تو ایمان سے بنا ہے یا اَمن سے یا امانت سے، یعنی ایمان والی بی بی یا امان والی بی بی یا امانت والی بی بی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا۔

۲ : آمنہ میں چار حرف ہیں: الف، میم، نون اور ہ، ''الف'' سے اللہ کی طرف اشارہ ہے'' میم'' سے محمد کی جانب ''ن'' سے نور کی طرف اور'' ہ '' سے ہدایت کی جانب۔

۳ : دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے:'' نور وہدی تم میں پنہاں آمنہ'' فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح

www.dawateislami.net

ہم ہیں مومن اور تم ایمان بخش
چشمۂ[۱] دیں تم سے رواں آمنہ

تیری تربت کا مجاور میں بنوں
پھر نکالوں دل کے ارماں آمنہ

مَہْبِطِ[۲] قرآں نبی ہیں اور تم
ہو نبی کی محترم ماں آمنہ

ہے یہ سالک آپ کے در کا فقیر
مانگتا ہے امن و ایماں آمنہ

مصرع یوں ہوسکتا ہے:" نور، ہدیٰ ہے تم میں پنہاں آمنہ" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔المدینۃ العلمیۃ

۱ : فن عروض کے اعتبار سے یہ مصرع غیر موزون ہے۔

۲ :قرآن کا نزول حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ہوا۔اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جلوہ گری جناب آمنہ کی گود میں ہوئی گویا آپ صاحب قرآن کا جائے نزول ہیں۔رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا

www.dawateislami.net

معروضہ بارگاہِ شہزادی کونین اُم الحسنین خاتون جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا

ہے رتبہ اس لیے کونین میں عصمت کا عفت کا
شرف حاصل ہے ان کو دامنِ زہرہ سے نسبت کا

جو جانا خلد میں ہو پائے زہرہ سے لپٹ جاؤ
جسے کہتے ہیں جنت ملک ہے خاتون جنت کا

نبی کے دل کی راحت اور علی کے گھر کی زینت ہیں
بیاں کس سے ہو ان کی پاک طینت پاک طلعت کا

انہی کے ماہ پارے دو جہاں کے لاج والے ہیں
یہ ہی[1] ہیں مجمع بحرین سر چشمہ ہدایت کا

---

[1]: سید دو طرح کے ہیں: حسنی اور حسینی مگر یہ دونوں گروہ اس ذاتِ پاک (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) میں جمع ہیں۔

www.dawateislami.net

رسول[۱] اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا
کیا نظّارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت کا

بتول[۲] و فاطمہ زہرہ لقب اس واسطے پایا
کہ دنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنت کی نکہت کا

نبی کی لاڈلی، بیوی ولی کی، ماں شہیدوں کی
یہاں جلوہ نبوت کا ولایت کا شہادت کا

تعالیٰ اللہ اس سعدین[۳] کے جوڑے کا کیا کہنا
کہ رحمت کی دلہن زہرہ، علی دولہا ولایت کا

۱: حضرت خاتونِ جنت (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) ہم شکل مصطفےٰ تھیں۔

۲: مبسوط سرخسی میں ہے کہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان کے جسم پاک کو سونگھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔ نیز مدارج النبوۃ میں ہے کہ آپ حیض سے پاک تھیں۔ زہرہ بمعنی کلی، فاطمہ اور بتول بمعنی دنیا سے قطع تعلق فرمانے والی۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

۳: حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لیے حضرت زہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی موجودگی میں

www.dawateislami.net

وہ عترت جو کہ اُمت کے لیے قرآنِ ثانی ہے
نبی کا ہے چمن یعنی شجر اس پاک منبت کا

وہ چادر جس کا آنچل چاند سورج نے نہیں دیکھا
بنے گی حشر میں پردہ گنہگارانِ اُمت کا

اگر سالکؔ بھی یارب دعویٰ جنت کرے حق ہے
جو وہ زہرہ کی ہے یہ بھی تو ہے خاتونِ جنت کا

دوسرا نکاح جائز نہ تھا، حضور عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا تھا کہ اگر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہیں تو میری فاطمہ کو طلاق دے دیں اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مالک احکام ہیں کہ مسلمانوں کو چار عورتیں جائز مگر کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَه کو نہیں۔ اس کی تفصیل ہماری کتاب سلطنتِ مصطفیٰ میں دیکھو۔
(اس کا پورا نام: ''سلطنتِ مصطفیٰ درمملکتِ کبریا'' ہے اور رسائل نعیمیہ میں موجود ہے۔المدینة العلمية)

www.dawateislami.net

معروضہ بارگاہِ سیدالشہداء امام الاولیاء حضرت حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

سر وہ ہے جو کٹے اسلام کی خدمت کے لیے
آبرو وہ جو گُمے دین کی عظمت کے لیے

جو کہ ہے دل سے جگر پارۂ زہرہ پہ نثار
خُلد ہے اس کے لیے اور وہ جنت کے لیے

ناؤ ہیں آلِ نبی نجم ہیں اَصحابِ رسول
لِلّٰہِ الْحَمْد کہ مژدہ ہے یہ امت کے لیے

ہر دنیٰ[1] چیز ہوا کرتی ہے اَعلیٰ پہ نثار
جسم ہے جاں کے لیے جان ہے عترت کے لیے

---

[1]: کوئی سر پر تلوار مارے تو ہاتھ اسے روکتے ہیں، یعنی ہاتھ کو سر پر قربان کرتے ہیں اسی طرح زمین دانہ پر دانہ حیوان پر حیوان انسان پر قربان ہوتے ہیں، معلوم ہوا کہ ادنیٰ چیز اعلیٰ پر قربان ہوتی ہے، لہٰذا بال جسم پر اور جسم جان پر اور جان مصطفیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی اولاد و صحابہ کرام پر قربان۔

www.dawateislami.net

کیوں[1] جھکے سامنے اَدنیٰ کے وہ ذاتِ عالی
جس کا ہر نقشِ قدم قبلہ ہو اُمت کے لیے

نونہالِ چمنِ مصطفوی مرتضوی
جسے قدرت نے چنا زینتِ جنت کے لیے

جو کہ آغوشِ پیمبر میں پھلا پھولا تھا
کربلا میں وہ کٹا دیں کی حفاظت کے لیے

ہاشمی باغ ہوا ہاشمی خوں سے سیراب
باغِ زہرہ کٹا اس باغ کی نزہت کے لیے

---

[1]: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: "کیوں جھکے سامنے دنیٰ کے وہ ذاتِ عالی"، فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: "کیوں جھکے سامنے ادنیٰ کے وہ ذاتِ عالی" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔المدینۃ العلمیۃ

www.dawateislami.net

اِستقامت پہ فدا ہیں تری اے دَستِ حسین
نہ گیا ہاتھ میں بے دین کے بیعت کے لیے

اس دوگانہ پہ فدا ساری نمازیں جس میں
دَھار حُلقوم پہ سر خم ہو عبادت کے لیے

کُھل گیا اس سے اگر حق پہ نہ ہوتے[1] اَصحاب
دستِ حسنین نہ بڑھتا کبھی بیعت کے لیے

سالکؔ اَصحاب تو نورانی ہیں اور آل ہے نور
نور کو نوری ہی لاحق تھا معیت کے لیے

---

[1]: امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے یزید پلید کی بیعت نہ کی جان دے دی اور خلفائے راشدین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ) کی خلافت پر کوئی اعتراض نہ کیا معلوم ہوا کہ ان کی نگاہ میں وہ تمام خلافتیں حق تھیں، حتی کہ امیر معاویہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کو بھی خلافت دیدی، اور جنگ نہ کی نیز تقیہ کی جڑ کٹ گئی کہ کربلا میں اس قدر بے سروسامانی کے باوجود تقیہ نہ کیا کیونکہ تقیہ تو منافقین کرتے ہیں۔

www.dawateislami.net

بارگاہِ امام الائمہ کاشف الغمہ امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

ہمارے آقا ہمارے مولیٰ امامِ اعظم ابوحنیفہ
ہمارے مَلجا ہمارے مَاویٰ امام اعظم ابوحنیفہ

زمانہ بھرنے زمانہ بھر میں بہت تجسس کیا ولیکن
مِلا نہ کوئی اِمام تم سا اِمام اعظم ابوحنیفہ

سپہرِ علم وعمل کے سورج تم ہی ہو سب ہیں تمہارے تارے
تم ہی [1] سے چمکا ہے جو بھی چمکا امام اعظم ابوحنیفہ

تمہارے آگے تمام عالَم نہ کیوں کرے زانوئے اَدَب خَم
کہ پیشوایانِ دیں نے مانا امام اعظم ابوحنیفہ

نہ کیوں کریں ناز اہل سنت کہ تم سے چمکا نصیبِ اُمت
سراجِ اُمت ملا جو تم سا امام اعظم ابوحنیفہ

---

[1]: باقی آئمہ مجتہدین امام اعظم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ علَیْہِ) کے یا تو شاگرد ہیں یا شاگرد کے شاگرد،

www.dawateislami.net

خدا نے تجھ کو وہ دی ہے رفعت کہ تیرا منسوب بھی ہے مرفوع
تیری اِضافت [1] میں رَفْع پایا امام اعظم ابوحنیفہ

ہوا اُولی الامر [2] سے یہ ثابت کہ تیری طاعت ضروری واجب
خدا نے تم کو کیا ہمارا امام اعظم ابوحنیفہ

کسی کی آنکھوں کا تو ہے تارا کسی کے دل کا بنا سہارا
مگر کسی کے جگر میں آرا امام اعظم ابوحنیفہ

امام شافعی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہِ) کی والدہ سے امام محمد (رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہِ) نے نکاح کیا اور ان کی تصنیفات سے امام شافعی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) نے بہت فائدہ حاصل کیا امام مالک (رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہِ) نے فقہ میں امام محمد (رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہِ) کی شاگردی کی اور حدیث میں امام محمد (رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہِ) نے انکی شاگردی کی۔

[1]: بقاعدہ نحو اضافت سے زیر ہوتا ہے مگر امام اعظم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) کی اضافت نے رفع یعنی بلندی دی۔

[2]: قرآن میں ہے: اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی ”خدا اور رسول اور امر والوں کی اطاعت کرو“ اور وہ علمائے حقانی ہیں، خصوصاً مجتہدین۔

www.dawateislami.net

جو تیری تقلید شرک ہوتی محدثین سارے ہوتے مشرک
بخاری [1] و مسلم ابن ماجہ امام اعظم ابوحنیفہ

کہ جتنے فقہا محدثین ہیں تمہارے حرمن سے خوشہ چیں ہیں
ہوں واسطے سے کہ بے وسیلہ امام اعظم ابوحنیفہ

سراج [2] تو ہے بغیر تیرے جو کوئی سمجھے حدیث وقرآں
پھرے بھٹکتا نہ پائے رستہ امام اعظم ابوحنیفہ

خبر لے اے دستگیرِ اُمت ہے سالکؔ بے خبر پہ شدت
وہ تیرا ہو کر پھرے بھٹکتا امام اعظم ابوحنیفہ

---

[1]: وہابی تقلید شخصی کو شرک کہتے ہیں اور مشرک کی حدیث معتبر نہیں حالانکہ مسلم اور ترمذی وغیرہ تمام محدثین (رَحْمَۃُ اللّٰہِ علَیْہِمْ اَجْمَعِین) مقلد ہی ہیں تو ان میں سے کسی کی روایت معتبر نہیں ہونی چاہیے، امام بخاری (رَحْمَۃُ اللّٰہِ علَیْہِ) بہت سے حنفی محدثین کے شاگرد ہیں دیکھو عینی شرح بخاری اور دیگر محدثین امام بخاری (رَحْمَۃُ اللّٰہِ علَیْہِ) کے شاگرد تو بالواسطہ تقریباً تمام محدثین حضرت امام اعظم کے شاگرد ہوئے۔

[2]: حضرت امام (رَحْمَۃُ اللّٰہِ علَیْہِ) کا لقب ہے سراج الامت یعنی امت کے چراغ، جو کوئی بغیر چراغ کے حدیث پڑھے گا وہ کچھ بھی نہ سمجھ سکے گا، مولوی ثناء اللّٰہ نے تفسیر لکھی جس میں کفریات بھر دیئے، خود غیر مقلدین نے اس پر فتوے دیئے، یہ تقلید نہ کرنے کی برکت ہے۔

معروضہ بارگاہ سرکار بغداد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

ایک خاص مصیبت پہ عرض کیا گیا اور اللّٰہ کے فضل سے فوراً مصیبت ٹل گئی۔

ہوگیا یاغوث میں برباد ہوتے آپ کے
رہ گیا میں بےکس و ناشاد ہوتے آپ کے

گھوم پھر کر دیکھا سب دروازے مجھ پر بند ہیں
اب کدھر جاؤں شہِ بغداد ہوتے آپ کے

کربلا والوں کا صدقہ مجھ دُکھی پر رحم کر
اب کہاں جا کر کروں فریاد ہوتے آپ کے

دیس چھوٹا سارے ساتھی چل دیئے منہ موڑ کر
رہ گیا پردیس میں ناشاد ہوتے آپ کے

سیدا بغداد والے یہ مدد کا وقت ہے
مجھ پہ کیسی پڑگئی اُفتاد ہوتے آپ کے

www.dawateislami.net

تم سخی ابن سخی ابن سخی ہو خُسروا
یہ گدا کس کو کرے پھر یاد ہوتے آپ کے

تم شہِ بغداد مولا میں غلامِ خانہ زاد
رنج و غم سے کیوں نہ ہُوں آزاد ہوتے آپ کے

عبدِ قادر آپ ہیں ہر شے پہ قادر آپ ہیں
پھر کہوں کس سے پئے اِمداد ہوتے آپ کے

آپ کا ارشادِ عالی[1] ہے مُرِیۡدِیۡ لَا تَخَفۡ
رَنج میں ہے سالکِ ناشاد ہوتے آپ کے

---

[1]: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: ”آپ کا ارشاد ہے مُرِیۡدِیۡ لَا تَخَفۡ“ فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غَلَطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: ”آپ کا ارشادِ عالی ہے مُرِیۡدِیۡ لَا تَخَفۡ“ لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

www.dawateislami.net

ھیں میرے پیر لاثانی محی الدین جیلانی

ہیں میرے پیر لاثانی محی الدین جیلانی
نبی کی شمع نورانی محی الدین جیلانی

علی کے لاڈلے نورِ نگاہِ حضرتِ زَہرہ
رسول اللّٰہ کے جانی محی الدین جیلانی

لقب ہے قطبِ رَبانی شرف محبوب سبحانی
ہے رُخ قندیلِ نورانی محی الدین جیلانی

بِلادُاللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ سے ہوئی ثابت
جہاں میں تیری سلطانی محی الدین جیلانی

عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِیْ شانِ عالی ہے
نہیں کوئی ترا ثانی محی الدین جیلانی

بجز تیرے شہِ بغداد کوئی اور کیا جانے
میرے دل کی پریشانی محی الدین جیلانی

فقیرِ قادری میں بادشاہِ قادری تم ہو
ہو دَردِ دِل کی دَرمانی محی الدین جیلانی

خوشی سے کردو مثلِ وَرْد میرے غنچۂ دِل کو
پئے سلطانِ سَمْنانی محی الدین جیلانی

تمہارا اِک اِشارہ ہو تو میرا کام بن جائے
رَفع ہو ساری حیرانی محی الدین جیلانی

مدد کا وقت ہے مشکل کُشائی کے لیے آؤ
ہے بحرِ غم میں طغیانی محی الدین جیلانی

غلامِ دَرگہِ والا ہے سالکؔ پھر کدھر جائے
سنانے رَنجِ پنہانی محی الدین جیلانی

معروضہ بارگاہِ مرشد حضرت مولانا محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

اے[۱] بہارِ باغِ اِیماں مرحبا صد مرحبا
اے چراغِ بزمِ عرفاں مرحبا صد مرحبا
تم سے رونق دین کی تم سے بہار ایمان کی
حامیِ دینِ نبی ہو اَہلِ دِیں کے مُدَّعا
بے گماں جانا[۲] رسول اللّٰہ سے اللّٰہ کو
رہبری سے تیری پایا ہم نے بابِ مصطفٰے

۱: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: "اے باغِ بہارِ اِیماں مرحبا صد مرحبا"۔ فنِ عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: "اے بہارِ باغِ اِیماں مرحبا صد مرحبا" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

۲: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: "بے گماں جان رسول اللّٰہ سے اللّٰہ کو"، فنِ عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: "بے گماں جانا رسول اللّٰہ سے اللّٰہ کو" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

www.dawateislami.net

آپ کی تقریر ہے بے شبہہ تفسیرِ حدیث
آپ کی تحریر ہے بیمارِیِ دِل کی دَوا

آپ کے سایہ میں گر آوے[1] مگس ہووے ہُما
آپ کی چشمِ کرم سے مِس بھی بن جائے طلا

کیوں نہ ہو تم پہ تصدق اہلِ دِل اَہلِ نظر
جانشینِ مصطفےٰ ہو نورِ چشمِ[2] مصطفےٰ

تم نعیمِ دِین ہو سالکؔ فقیرِ دِین ہے
حق تعالیٰ نے تمہیں مُنعِم کیا اس کو گدا

[1]: خود میرا اپنا واقعہ ہے کہ جب میں مینڈوے مراد آباد سے پڑھنے آیا تو نہ دین و مذہب ٹھیک تھا نہ اعمال کیونکہ دیوبندیوں کی صحبت ملی تھی، اسی ذات کے صدقہ سے مجھے ایمان ملا اور علم سے قلب منور ہوا۔ دَامَ ظِلُّھُمْ

[2]: حضرت مرشد برحق سید بھی تھے اور بے مثل عالم دین بھی، علمائے دین جانشین رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں اور سید اولاد۔

www.dawateislami.net

معروضہ ببارگاہِ مرشد برحق ناصر ملت مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب قبلہ مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

جس نے دکھایا طیبہ و قبلہ تم ہی تو ہو
جس میں نبی کو دیکھا وہ شیشہ تم ہی تو ہو

اَہلِ نظر کے تم ہی تو ہو مطمحِ نظر
اور اہلِ دِل کے دِل کی تمنا تم ہی تو ہو

تم وارثِ علومِ حبیبِ اِلٰہ ہو
اور ناصرِ شریعتِ بیضا تم ہی تو ہو

اس گلستانِ دِین کی تم ہی بہار ہو
اور بزمِ سنیت کا اُجالا تم ہی تو ہو

دیں کے نعیم، مظہرِ شانِ معین ہو
کمزور و بے نوا کا سہارا تم ہی تو ہو

www.dawateislami.net

سب اَہلِ عقل صدرِ اَفاضل نہ کیوں کہیں
وہ سب ہیں خاتم ان کے نگینہ تم ہی تو ہو

ہے نجدیوں کے قلب میں آرا تمہاری ذات
اور سنیوں کی آنکھ کا تارا تم ہی تو ہو

تقریر جس کی قہر الٰہی عدو پہ ہے
اور اہل دیں پہ رحمتِ مولا تم ہی تو ہو

جس کا قلم کہ نیزۂ باطل شکن بنا
اور دینِ مصطفٰے کا ہے پایہ تم ہی تو ہو

ہم سب تھے جہل کی شبِ تاریک میں پھنسے
شب جس سے کٹ گئی وہ سویرا تم ہی تو ہو

دل کی مراد آپ کی خوشنودیٔ مزاج
اور سالکِ فقیر کے منشا تم ہی تو ہو

دیگر معروضہ بارگاہِ مرشد کامل استاد العلماء صدر الافاضل مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

نعیمِ دِین و ملت ناصرِ شرعِ مبیں تم ہو
معینِ اَہلِ سنت ناشرِ اَحکامِ دِیں تم ہو

لقب صدر الافاضل آپ نے پایا زمانہ میں
امامِ اَہلِ سنت دین کے حبلِ متیں تم ہو

ہو مَلْجا اَہلِ دیں کے اور مَاوٰی اَہلِ مِلّت کے
وہابی کا جگر ہو جس سے شق وہ سیفِ دیں تم ہو

وہابی دیوبندی قادیانی نیچری سارے
فنا دَم سے تمہارے کاسرِ اَعداءِ دِیں تم ہو

مٹایا کُفر کو تم نے بجایا دین کا ڈَنکا
پناہِ اَہلِ دِیں اور قامِعِ کُفرِ مہیں تم ہو

www.dawateislami.net

گزاری عمر ساری خدمتِ دینِ محمد میں
دِل و جاں سے مُعینِ دِینِ ختم المرسلیں تم ہو

تمہاری دِید ہم سب خادِموں کی عید ہے آقا
قرارِ بیقراراں اور راحتِ قلبِ حزیں تم ہو

منور آپ سے ہے بزمِ اِیمانی واِیقانی
سراجِ بزمِ عرفاں صاحبِ علم الیقیں تم ہو

نہ کیوں اہل زباں فخر الاماثل آپ کو مانیں
اَماثل خاتمِ دیں اور خاتم کے نگیں تم ہو

ہَوا گو ہے مخالف اور ہیں اَعدائے دِیں دَرپے
مگر کیا خوف ہو سالکؔ کو جب اس کے مُعیں تم ہو

www.dawateislami.net

نہ کوئی رسوخ و اثر چاہیے

نہ کوئی رُسوخ و اَثر چاہیے فقط تیری سیدھی نظر چاہیے
زمانہ کی خوبی زمانے کو دے مجھے صرف دردِ جگر چاہیے
رہے جس میں عشقِ حبیبِ خدا وہ دل وہ جگر اور وہ سر چاہیے
کوئی راج چاہے کوئی تخت و تاج مجھے تیرے پیارے کا در چاہیے
بنے جس میں تقدیر بگڑی ہوئی الٰہی مجھے وہ ہنر چاہیے
ہیں دنیا میں لاکھوں بشر پر وہاں خبر کے لئے بے خبر چاہیے
خزانے سے رب کے جو چاہو سولو نبی کی غلامی مگر چاہیے
دعائیں تو سالکؔ بہت ہیں مگر اثر کے لیے چشمِ تر چاہیے

www.dawateislami.net

شہزادیٔ اسلام مالکۂ دارالسلام حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کا نکاح

گوشِ دِل سے مومنو سن لو ذرا
ہے یہ قِصہ فاطمہ کے عقد کا

پندرہ سالہ نبی کی لاڈلی
اور[1] بائیس سال تھی عمرِ علی

عقد کا پیغام حیدر نے دیا
مصطفےٰ نے مرحبا اَہلاً کہا

پیر کا دن سَتَّرہ[17] ماہِ رَجب
دوسرا سن ہجرتِ شاہِ عرب

پھر مدینہ میں ہوا اعلانِ عام
ظہر کے وقت آئیں سارے خاص و عام

---

[1]: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: ''اور تھی بائیس سال عمر علی'' فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: ''اور بائیس سال تھی عمر علی'' لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔المدینۃ العلمیۃ

www.dawateislami.net

اس خبر سے شور برپا ہوگیا
کوچہ و بازار میں غُل سا مچا

آج ہے مولا کی دُختر کا نِکاح
آج ہے اس نیک اختر کا نکاح

آج ہے اس پاک و سچی کا نکاح
آج ہے بے ماں کی بچی کا نکاح

خیر سے جب وقت آیا ظہر کا
مسجدِ نبوی میں مجمع ہوگیا

ایک جانب ہیں ابوبکر و عمر
اِک طرف عثمان بھی ہیں جلوہ گر

ہر طرف اَصحاب اور اَنصار ہیں
درمیاں میں احمدِ مختار ہیں

سامنے نوشہ علیِّ مرتضٰے
حیدرِ کرار شاہِ لَافتٰی

آج گویا عرش آیا ہے اُتر
یا کہ قدسی آگئے ہیں فرش پر

جمع جب یہ سارا مجمع ہوگیا
سید الکونین نے خطبہ پڑھا

جب ہوئے خطبے سے فارغ مصطفٰے
عقد زَہرا کا علی سے کردیا

چار سو مثقال چاندی مہر تھا
وزن جس کا ڈیڑھ سو تولہ ہوا

بعد میں خرمے لٹائے لا کلام
ماسوا اس کے نہ تھا کوئی طعام

ان کے حق میں پھر دعائے خیر کی
اور ہر اِک نے مبارکباد دِی

گھر سے رخصت جس گھڑی زَہرا ہوئیں
والِدہ کی یاد میں رونے لگیں

دی تسلی احمدِ مختار نے
اور فرمایا شہِ اَبرار نے
فاطمہ ہر طرح سے بالا ہو تم
میکہ و سسرال میں اَعلیٰ ہو تم
باپ تمہارے اِمام الانبیا
اور شوہر اَولیاء کے پیشوا
ماہِ ذِی الحجہ میں جب رُخصت ہوئی
تب علی کے گھر میں اِک دعوت ہوئی
جس میں تھیں دس سیر جَو کی روٹیاں
کچھ پنیر اور تھوڑے خرمے بےگماں
اس ضیافت کا ولیمہ نام ہے
اور یہ دعوت سنتِ اِسلام ہے
سب کو ان کی راہ چلنا چاہیے
اور بُری رسموں سے بچنا چاہیے

www.dawateislami.net

جہیز

فاطمہ زَہرا کا جس دن عقد تھا
سن لو ان کے ساتھ کیا کیا نقد تھا

ایک چادر سَتَّرہ پیوند کی
مصطفٰے نے اپنی دُختر کو جو دی

ایک توشک جس کا چمڑے کا غلاف
ایک تکیہ ایک ایسا ہی لحاف

جس کے اندر اُون نہ ریشم نہ[1] روئی
بلکہ اس میں چھال خرمے کی بھری

---

[1]: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے:"جس کے اندر اُون نہ ریشم روئی" فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: " جس کے اندر اُون نہ ریشم نہ روئی " لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔المدینة العلمیة

www.dawateislami.net

ایک چکی پیسنے کے واسطے
ایک مشکیزہ تھا پانی کے لیے

ایک لکڑی کا پیالہ ساتھ میں
نقرئی کنگن کی جوڑی ہاتھ میں

اور گلے میں ہار ہاتھی دانت کا
ایک جوڑا بھی کھڑاؤں کا دیا

شاہ زادی سید الکونین کی
بے سواری ہی علی کے گھر گئی

واسطے جن کے بنے دونوں جہاں
اُن کے گھر تھیں سیدھی سادی شادیاں

اس جہیز پاک پر لاکھوں سلام
صاحبِ لولاک پر لاکھوں سلام

شاہزادیٔ کونین کی زندگیٔ پاک

آئیں جب خاتونِ جنت اپنے گھر
پڑ گئے سب کام ان کی ذات پر
کام سے کپڑے بھی کالے پڑ گئے
ہاتھ میں چکی سے چھالے پڑ گئے
دی خبر زَہرا کو اَسَدُ اللّٰہ نے
بانٹے ہیں قیدی رَسُوْلُ اللّٰہ نے
ایک لونڈی بھی اگر ہم کو ملے
اس مصیبت سے تمہیں راحت ملے
سن کے زَہرا آئیں صدیقہ کے گھر
تاکہ دیکھیں ہاتھ کے چھالے پدر
پر نہ تھے دولت کدہ میں شاہِ دیں
والدہ سے عرض کرکے آگئیں

www.dawateislami.net

گھر میں جب آئے حبیبِ کبریا
والدہ نے ماجرا سارا کہا

فاطمہ چھالے دکھانے آئی تھیں
گھر کی تکلیفیں سُنانے آئی تھیں

آپ کو گھر میں نہ پایا شاہِ دیں
مجھ سے سب دُکھ درد اپنا کہہ گئیں

ایک خادم آپ اگر ان کو بھی دیں
چکی اور چولہے کے وہ دُکھ سے بچیں

سن لیا سب کچھ رسولِ پاک نے
کچھ نہ فرمایا شہِ لولاک نے

شب کو آئے مصطفٰے زَہرا کے گھر
اور کہا دُختر سے اے جانِ پدر

ہیں یہ خادم ان یتیموں کے لیے
باپ جن کے جنگ میں مارے گئے

www.dawateislami.net

تم پہ سایہ ہے رسول اللہ کا
آسرا رکھو فقط اللہ کا

ہم تمہیں تسبیح اِک ایسی بتائیں
آپ جس سے خادِموں کو بھول جائیں

اوّلاً سُبْحٰن ۳۳ بار ہو
اور پھر اَلْحَمْد اِتنی ہی پڑھو

اور ۳۴ بار ہو تکبیر بھی
تاکہ ۱۰۰ ہوجائیں یہ مل کر سبھی

پڑھ لیا کرنا اسے ہر صبح و شام
وِرد میں رکھنا اسے اپنے مُدام

خلد کی مختار راضی ہوگئیں
سن کے یہ گُفتار خوش ہوگئیں

سالکؔ ان کی راہ جو کوئی چلے
دین و دنیا کی مصیبت سے بچے

www.dawateislami.net

کھاں ھو یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کھاں ھو

کہاں ہو یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کہاں ہو
مری آنکھوں سے کیوں ایسے نہاں ہو
گدا بن کر میں ڈھونڈوں تم کو دَر دَر
مرے آقا مجھے چھوڑا ہے کس پر

اگر میں خواب میں دِیدار پاؤں
لپٹ قدموں سے بس قربان جاؤں
تمنا ہے تمہارے دیکھنے کی
نہیں ہے اس سے بڑھ کر کوئی نیکی

بسو دل میں سما جاؤ نظر میں
ذرا آجاؤ اس ویرانہ گھر میں
بنادو میرے سینہ کو مَدینہ
نکالو بحرِ غم سے یہ سفینہ

چھڑا لو غیر سے اپنا بناؤ
ہیں سب اچھوں کے بد کو تم نبھاؤ

www.dawateislami.net

مری بگڑی ہوئی حالت بنادو
مری سوئی ہوئی قسمت جگادو
تمہارے سینکڑوں ہم سے گدا ہیں
ہمارے آپ ہی اِک آسرا ہیں
کھلائیں نعمتیں مجھ بے ہنر کو
دیا[1] آرام مجھ گندے بشر کو
نہیں ہے ساتھ میرے کوئی توشہ
کٹھن منزل تمہارا ہے بھروسہ
کھلیں جب روزِ محشر میرے دفتر
رہے پردہ مرا محبوبِ داور
میں بے زَر، بے ہنر، بے پَر ہوں سالکؔ
مگر اُن کا ہوں وہ ہیں میرے مالک

[1]: دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے: ”دے آرام مجھ گندے بشر کو“، فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: ”دیا آرام مجھ گندے بشر کو“ لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

www.dawateislami.net

عرضِ گدا بوقتِ وَداع

تیسرے حج پر مَدینہ منورہ سے رُخصت کے وقت عرض کی گئی

اَلوَداع اے سبز گُنبد کے مکیں
الفراق اے رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیں

اَلوَداع اے مظہرِ ذاتِ خدا
الفراق اے خلق کے مشکل کشا

اَلوَداع اے شہرِ پاکِ مصطفٰے
الفراق اے مَہْبِطِ وَحیِ خدا

جارہا ہے اب ہمارا قافلہ
اے دَر و دِیوارِ شہرِ مصطفٰے

www.dawateislami.net

یاد تیری جس گھڑی بھی آئے گی
ہے یقیں دل کو بہت تڑپائے گی

اے دلوں کے چین اے پیارے نبی
لو غلاموں کا سلامِ آخری

دُور سے آئے تھے پردیسی غلام
عرض کرنے کو غلامانہ سلام

آستانہ سے وَداع ہوتے ہیں اب
یہ تو فرماؤ کہ بلواؤ گے کب

چشمِ رَحمت سے نہ تم کرنا جدا
رکھنا اپنے سائے میں ہم کو سدا

اے مدینہ والو تم سب خوش رہو
دامنِ محبوب میں پھولو پھلو

www.dawateislami.net

عرض اتنی ہے مگر اے دوستو
یاد ہم کو بھی کبھی کر لیجیو

آخری دِیدار ہے اے زائرو
خوب جی بھر کر یہ گنبد دیکھ لو

کیا خبر ہے خوب دل میں سوچ لو
پھر مقدر میں ہو آنا یا نہ ہو

یہ کوئی دَم میں چھپا جاتا ہے اب
فاصلہ کوسوں ہوا جاتا ہے اب

پھر کہاں تم اور کہاں یہ دوستو
دِید آخر کو غنیمت جان لو

ہے دعا سالکؔ کی اے بارِ خدا
زندگی میں پھر مَدینہ دے دکھا

www.dawateislami.net

مختلف اشعار

اے کریم از ما جفا از تو وفا   اے رحیم از ما خطا از تو عطا
کارِ ما بدکاری و شرمندگی   کارِ تو ستاری و بخشندگی

الٰہی بہ عصیاں شدم در وحل
بہ جرمم گرفتی بہ عفوت بہ ہل
شدم قیدی بہ جرم و بے حیائی   رہائی یارسول اللّٰہ رہائی
رہا کردی غزالے را ز دامے   عطا کن زیں بلا ما را رہائی

واحسرتا

اہلِ سنت بہرِ قوالی و عرس
دیوبندی بہرِ تصنیفات و درس
خرچِ سُنی بر قبور و خانقاہ
خرچِ نجدی بر علوم و درسگاہ

غوثِ اعظم دستگیرِ بے کساں

غوثِ اَعظم دستگیرِ بے کساں
غوثِ اَعظم رہنمائے گمرہاں
غوثِ اعظم بیکسوں کے داد رَس
غوثِ اعظم خلق کے فریاد رَس
غوثِ اعظم گلشنِ زَہرا کے پھول
غوثِ اعظم قرۃُ عینِ رسول
غوثِ اعظم ڈُوبتوں کے ناخدا
غوثِ اعظم محیِ دِینِ مصطفٰے
غوثِ اعظم واقفِ اَسرارِ ھُو
غوثِ اعظم سرِ قدرت موبمو
غوثِ اعظم شاہ بازِ لامکاں
جن کی نظروں میں زمین و آسماں
غوثِ اعظم صاحبِ ایوان و تخت
جس نے چوروں کو بنایا قطبِ وقت

غوثِ اعظم متقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ بھی رمضان میں

غوثِ اعظم کی نگاہِ لطف سے
نکلے بارہ سال[۱] کے ڈوبے ہوئے

غوثِ اعظم اَب مدد کی بار ہے
سالکِ خستہ نحیف و زار ہے

ترمیم شدہ شعر

غوثِ اَعظم درمیانِ اَولیا
چوں جنابِ مصطفٰے دَر اَنبیا

---

۱ : دیوانِ سالک کے نسخوں میں یہ مصرع یوں ہے:" نکلے بارہ سال ڈوبے ہوئے" فنِ عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے جس کی وجہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے:" نکلے بارہ سال کے ڈوبے ہوئے" لہٰذا ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔المدینۃ العلمیۃ

نظم

مبارک[۱] فضل بھائی کو عجب ہی نور چھایا ہے

شبِ اَسرا کے دولہا نے انہیں دولہا بنایا ہے

جگایا تم نے سنت[۲] کو مٹایا تم نے بدعت کو

لہٰذا سو شہیدوں کا ثواب و اَجر پایا ہے

---

۱ : جب حضرت حکیم الامت (رَحْمَۃُ اللّٰہِ علَیْہِ) گجرات تشریف لائے تو گجرات میں بہت جہالت کی رسمیں قائم اور وہابیت عروج پر تھی۔ آپ کی تبلیغ کی برکت سے جہاں گجرات کا علاقہ علم وعرفان کا گہوارہ بنا وہاں وہابیت کے زور ٹوٹنے کے ساتھ ساتھ جاہلانہ رسموں کی بھی سخت مخالفت ہوئی اور بہت سے لوگ شادی بیاہ کی فضول اور خلافِ شرع رسومات سے تائب ہوئے، لالہ فضل مرحوم پگانوالہ آپ ہی کے درس قرآن سے متاثر ہوکر برادری کی بُری رسومات کے خلاف عملی جہاد میں مشغول ہوئے۔ سب برادری کو ناراض کرکے اللّٰہ رسول کو راضی کیا اور اپنی پہلی بیٹی لخت جگر کی شادی ایسی سادگی سے کی کہ دورِ صحابہ یاد آ گیا۔ اور ایسی لذت آئی کہ کئی مسلمانوں نے ان کی پیروی کی اسی پرنور شادی کا نقشہ خود حکیم الامت نے بصورتِ نظم کھینچا ہے۔

۲ : دیوانِ سالک کے نسخوں میں اس بیت کا پہلا مصرع یوں ہے: "جگایا تم نے عزت

www.dawateislami.net

کیا ناراض سب کو اور راضی کرلیا رب کو
غرض کہ اس تجارت میں نفع کافی کمایا ہے

رسول اللہ تم سے خوش ہیں اور اللہ بھی راضی
عمل سے تم نے اُمت کو سبق اَچھا پڑھایا ہے

یہ شادی خانہ آبادی مبارک ہو مبارک ہو
کہ اس شادی میں حضرت فاطمہ زَہرا کا سایہ ہے

کو مٹایا تم نے بدعت کو" یہاں عزت کی جگہ سنت آنا چاہیے ورنہ معنوی نقص پیدا ہو جائے گا لہٰذا کتابت کی غلطی پر محمول کرتے ہوئے یہاں عزت کی جگہ سنت لکھ کر تصحیح کردی ہے اور دوسرا مصرع یوں ہے:" لہٰذا سو شہیدوں کا اَجر وثواب پایا ہے" فن عروض کے اعتبار سے یہ غیر موزون ہے اس کی وجہ بھی یقیناً کتابت کی غلطی ہے صحیح مصرع یوں ہوسکتا ہے: " لہٰذا سو شہیدوں کا ثواب و اجر پایا ہے" ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔المدینۃ العلمیۃ

وہ آگے نعت خوانی اور دُرودِ پاک کی کثرت
خدا و مصطفٰے کے ذِکر سے شیطاں بھگایا ہے

یہ آوازیں یقیناً سبز گنبد میں بھی پہنچی ہیں
اَحادیثِ نبی نے ہم کو یہ مژدہ سنایا ہے

جہیزِ مختصر سے فاطمہ کی یاد تازہ کی
ولیمہ کی ضیافت میں عجب ہی لطف آیا ہے

دُعا سالک کی یہ ہے فضل پر فضلِ الٰہی ہو
رہے یہ درس قائم جس سے سب نے فیض پایا ہے

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دَر و دِیوار روشن ہو جاتے

جب رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسکراتے تو آپ کے دندانِ مبارک کے نور سے دَر و دِیوار روشن ہو جاتے۔

(الشفا، ص ۱۹، مرکز اہل سنت برکات رضا ہند)

978-969-722-139-4
01082101

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net